

ابن سُنّت و البَجَاعِي مُعْقاَدَه

بيان السنّة

المعروف به

كتاب السنّة الظواهي

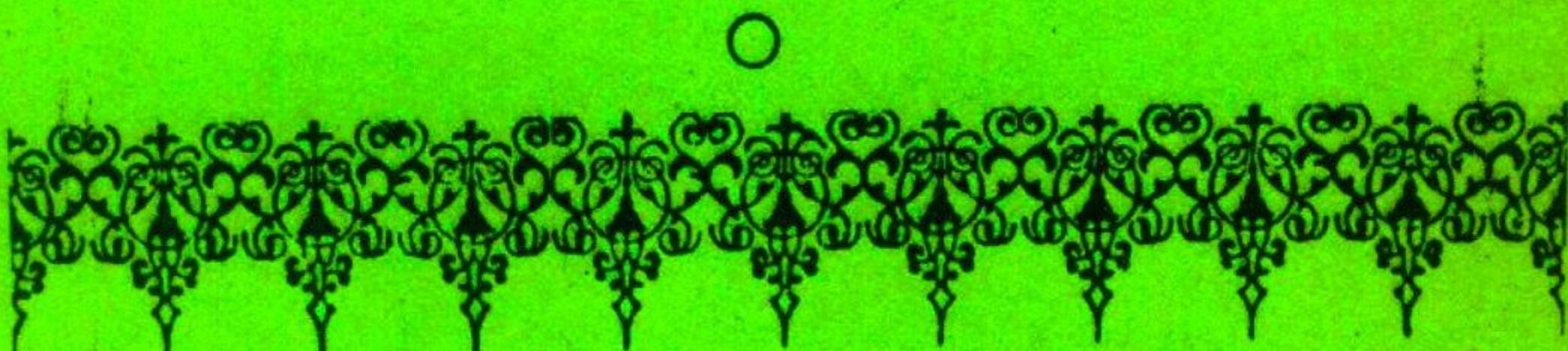
للامم حججه الاسلام حافظ الحديثي جعفر احمد بن محمد بن سلامه

الازدي المصري الطحاوي [٢٢١-٢٢٩]

صح طبیعته الحسن

ترجمه امیر شاه ولی الرحمه

حضرت لانا عبد الحميد سوآتی بانی مدرسه نصرة العلوم



ناشر اداره نشر و اشاعت مدرسه نصرة العلوم گوجرانواله

toobaa-elibrary.blogspot.com

اہل سنت والجماعت کے عقائد

بیان السنّة

المعروف بـ

عقيدة الطحاوی

لللام حجۃ الاسلام حافظ الحديث ابی جعفر

احمد بن محمد بن سلامہ

الازدی المصری الطحاوی الحنفی (٥٢٢٩ - ٥٢١)

مع: ”عقيدة الحسنة“

از: حکیم الاممہ امام حضرت شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث دہلوی

مترجم: شیخ القرآن حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

مُقدِّمة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِتَهْتَدِي لَوْ
لَا أَنْ هَدَى اللَّهُ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى هَادِي الْأَنَامِ
كَافِةً مُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَا وَعَلَى اللَّهِ وَآصْحَابِهِ أَجَمَعِينَ ط
عقیدہ کی اہمیت :-

انسان کی کامیابی کے لئے خالق تعالیٰ نے تین چیزیں مقرر فرمائی ہیں۔
عقیدہ کی اصلاح ، عمل کی اصلاح - اخلاق کی اصلاح -

پھر ان میں سے سب سے اہم اور نیادی چیز عقیدہ ہے۔ کیونکہ اعمال اور اخلاق
عقیدہ کی صحت پر موقوف ہیں، اگر عقیدہ صحیح ہے تو اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے زدید
مقبول ہوں گے، اور اخلاق کا شرہ بھی انسان کو عمل جانے کا۔ اگر عقیدہ فاسد ہو تو
تونہ اعمال معتبر ہوں گے اور نہ اخلاق کا رگر ہوں گے۔ قرآن اور سنت میں اس
نبیادی حقیقت کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں

طبع چہارم

تاریخ طباعت ————— فوری ۲۰۰۴ء
مطبع ————— ایمن اشٹیاں پریس لہوڑہ
قیمت: ۱۸ روپیہ

ناشر: ادارہ نشر و اشاعت، مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
ملت کے پتے —————

مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور —————
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور —————

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفُرَانَ لِسَعْيِهِ
وَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ
(سودا ۱ نبیاء)

پس جو شخص نیک عمل کرتا ہے بشہر طیکہ
وہ مومن بھی ہو تو ایسے شخص کی محنت
نظر انداز نہیں کی جائے گی اور ہم
اس کی کوشش کو لکھتے رہتے ہیں۔

فلاح اور کامیابی کا مدار حقیقت میں ہی ایمان اور عقیدہ کی درستگی ہے۔ اگر
کسی کے پاس ایمان کی دولت ہوگی تو وہ کامیاب ہو گا۔ ورنہ بڑے بڑے نیک
اعمال بھی روز قیامت کی آندھی میں راکھ کی طرح اڑ جائیں گے اور انسان خالی
ہاتھوڑہ جانے کا۔

حضرت خواجہ ضیا الدین سخنہنی (علیہ حضرت شیخ فرید الدین سکر گنج نے)
ایک ایمان افروز جملہ لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں :-

سُوداً لَيْلَةَ أَخْرَتْ كُونِيدْ
تَأْسِيْدَ إِيمَانَ بَالْسَّوْدَانِ
بَيْنَ كَرْبَلَةِ زَيَادَ
كَاسِرَ بَارِيَهُ مُوْجُودَ بَيْنَ
(سلک السلوک ص ۱۵) کوئی نقصان نہ ہو گا۔

مومن انسان کے نزدیک ایمان سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں۔ حضرات
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہی دعا رہی ہے :-

۵

تَوَفَّىٰ مُسْلِمًا وَالْحِقُّنِيُّ
رِبَالصَّالِحِينَ
(سودا ۱ یوسف)
اسے اللہ اسلام پر یعنی فرمابندرداری
کی حالت پر مجھے وفات دے اور
مجھ کو مرنے کے بعد صالحین کے
ساتھ ملا دے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا یہ یہ جملہ بھی ہے :-
وَاجْبَرْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ
الْأَصْنَامِ۔ (سودا ابراہیم)
اسے اللہ مجھ کو اور میری اولاد کو
بت پرستی سے دور رکھو۔

حکیم الاقریت حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء اور رسول علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی دعوت کے تین بڑے اہم اصول ہیں۔ پہلا اصول تصحیح عقائد ابتداء
و معاد اور مجازات وغیرہ کے متعلق اس فن کو علماء متكلمین نے بیان کیا ہے دوسرا
تصحیح عمل طاعات مقررہ (اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرنے والی اطاعتیں) اور
ارتفاقات ضروریہ (زندگی اور معيشت کی درستگی کے اسباب) کے سلسلہ میں
اعمال کی درستگی سنت کے مطابق اس کو قسمات نے بیان کیا ہے تیسرا تصحیح
اخلاص اور احسان شریعت کے مقاصد میں سے یہ اہم، ادق اور بہت ضروری
مقصد ہے جیسا کہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ اور معنی کا تعلق لفظ کے ساتھ ہوتا
ہے، اس کو صوفیا نے کرام نے بیان کیا ہے (تفہیمات الہیہ ج ۱ ص ۱۳)

تصدیق قلبی، ایمان، عقیدہ یہ سب ایک ہی حقیقت کے مختلف عنوانات

ہیں، عقیدہ عقد سے مشتق ہے، عقد کا معنی باندھنا اور گرہ لگانا ہوتا ہے۔ چند بنیادی حقائق کے بارہ میں یقین اور تصدیق قلبی کو سچتہ کرنا اور خیالات کو ایسا مفہوم بنانا جس طرح گردانہ صحتی جاتی ہے، یہ عقیدہ اور ایمان ہوتا ہے، جو اس کے وجود دل اور دماغ کے ساتھ اس طرح پیوست ہوتا ہے، کہ اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ اور ایمان لغت (عربی زبان) میں تصدیق کو کہتے ہیں، اور شرعاً معتبر میں ایمان کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ، اس کے ملائکہ اس کی کتابیں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت کی تصدیق کرنا، اللہ تعالیٰ کے وجود اس کی توحید اس کے اسماء پاک اس کی صفات اس کے احکام کی تصدیق کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو واجب الوجود مانتا اور تمام زمانیات و مکانیات اور مادیات سے مارا تسلیم کرنا، اور اس کو وحدہ لا شریک یقین کرنا اور اس کو صفاتِ کمال کے ساتھ منصف مانتا اور صفاتِ نقص سے پاک اور منزہ یقین کرنا۔ اس کے اسمائے پاک کو پہچاننا، ان پر یقین کرنا ان کا درکرنا، ان کے ساتھ اس کو پکارنا، اور اس کے ملائکہ پر یقین رکھنا کہ ملائکہ موجود ہیں ان کے اجسام لطیف اور نورانی ہیں۔ اور ان کو گناہوں سے معصوم اور پاک جاننا اور ملائکہ ایسے ہو اہر ہیں جن میں نشوونما اور شہوت اور غضب نہیں ہوتا۔ اور مادی حوالج کھانا پینا، اہل و عیال وغیرہ سے برداشتہ ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام اور اس کے قرب کے طالب ہوتے ہیں۔ اور یہ ملائکہ تمام مخلوق تک فیض رسانی کافر یعنی ہیں، اور تمام کتنے سماویہ بر

ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بندوں کی بدایت کے لئے نازل فرمایا، اس سے آخر میں قرآن کریم نازل فرمایا، جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ اور قیامت پر یقین رکھنا اور ہر اُس چیز پر یقین رکھنا جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو یعنی تمام ضروریات دین کی تصدیق کا نام ایمان ہے، ان میں کسی ایک چیز کا انکار یا اس کی غلط تاویل کرنے سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ
وَكُتُبِهِ وَسُلْطَنِهِ وَالْيَوْمِ الْحَقِيقِ
الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
بَعِيدًا
(نساء)

اسے بہت دُور جا پڑا۔

انسانوں کی تمام ممکنہ ترقیات اسی ہی عقیدہ اور اسی نکتہ کے ساتھ والستہ ہوتی ہیں، جس کا عقیدہ اور ایمان جس قدر مضبوط، پختہ اور راسخ ہو گا جیسا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان اور عقیدہ تھا، تو اس کی بہت ارادہ اور عزم بھی اس قدر مضبوط ہو گا اور اسی کے مطابق وہ انسان عظیم الشان کا نام سر انجام دے سکے گا۔

اس عقیدہ کو نکرنا اور فاسد کرنے والی مختلف قسم کی گمراہ طاقتیں، افراد،

نہیں بناسکتی۔ نیز عقیدہ کی صحت اور درستی سے انسان کی ترقی کا رخ لمبھتی یعنی ہوتا ہے جب تک عقیدہ درست نہ ہو انسان کا رخ عالم بالاخیرۃ القدس اور بہشت کی طرف نہیں پھر سکتا۔

عقیدہ کے متعلق صحابہ کرام کا نظریہ

مسلم شریف میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ حضرت یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں
کہ میں اور حمید بن عبد الرحمن حج کے لئے گئے اور ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ
سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ حضرت بھارتے اطراف میں ایسے لوگ
ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن کریم پر صحتے ہیں اور علم بھی بڑی گہرا فی سے طلب کرتے
ہیں، لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ تقدیر پر کچھ بھی نہیں، یہ سب باتیں مستائف رجد بد
ہیں یعنی جب کوئی بات ہو جاتی ہے تو پھر اس کو لکھا جاتا ہے، حضرت عبد اللہ
بن عمرؓ نے فرمایا، کہ جب تم ان لوگوں سے ملوتوان کو بتلا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں
اور وہ مجھ سے برہی ہیں میرا ان سے کوئی تعلق نہیں، اور ان کو یہ بتلا دو
کہ عبد اللہ بن عمرؓ قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان میں سے بالفرض کسی شخص کے لئے
اُحد پہاڑ جتنا خالص سونا ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں صرف کروئے تو اللہ تعالیٰ
اس کو ہرگز قبول نہ کرے گے، جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، ظاہر
ہے کہ تقدیر ایمان کا ایک جزو ہے کیوں کہ تقدیر بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے
تحت داخل ہے مقدر کرنا اس کا صفت ہے۔ اگر ایک جزو میں خرالی سے

اور شیا طین وغیرہ غلط پر اپنگندھ اور وسوسہ انداز می کے ذریعہ کمزور کرتی ہیں، اور آخر کار انسان کو نکما بنا کر ہلاکت اور موت کے گھاٹ آثار دیتی ہیں، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا میں یہ حقیقت سمجھائی ہے :-

اللَّهُمَّ ثِبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ! اے اللہ ہمارے دلوں کو لپنے سچے

دین اسلام پر ثابت رکھنا۔ دین الإسْلَام۔

مشابہات اور تجربات بھی اس پر گواہ ہیں کہ نباتات اور اشجار کی شاخیں

اور پتے جہاں سے چھوٹے ہیں وہاں ایک گرہ ہوتی ہے ان ہی گرہوں کی وجہ سے ادا نہ کر سکتے تھے۔

کے پانی اور سوراں صاف ہول را اپر جانی ہے اور درخت بچھوں بچل لاتے ہیں،
اگر کوئی دم خا لے تو اسے اٹھانے کا تھہ تھہ کرتا تو قوم

نسانی اعتقادات بھی لے ہے کہ اپنے کسی قسم کی خانہ دارگاہوں فرما دیتا ہے

لی تمام ترقی و رُک جانے گی اور انسان کے اعمال حیطہ اور ضالع ہو جائیں، مگر اعمال

س وزن، ثقل اور عفت (پاکیزگی)، انہی اعتقادات حقہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

عقلقاد کی صحت کے بغیر اعمال برپا نہ ہوں گے، مومن انسان کا قصد ہمیشہ پری

وٹا ہے کہ اس کو عقیدہ میں سچائی حاصل ہو، اس کا اعتقاد صحیح اور درست ہو جہل

در لفڑ، سرک، اتفاق، ارتداو، الحاد، شک، بے دینی، اور تہام فاسد عقائد

کے دوڑ ہو۔ حفیدہ باضن لی ٹھہارت ہے فلمی اور قلبی، ذہنی، روحی ٹھہارت
کے انسان کا اطمینان گکا کہ نہ تن غلام کے طالب علم گئے

میں اپنے امریکا کو خدا ہری ہمارت اور پائیزی لی انسان کو کامیاب

سارے اعمال ضائع ہوں گے تو سارے اجزاءِ ایمان کو بھی اس سے سمجھا جا سکتا ہے۔

آج کل لوگوں کے خیالات اور عقائد کی گمراہی دیکھ دیکھ کر بڑا فسوس اور صد رہوتا ہے خصوصاً نسل کے نوجوان جن پر ایک طرف جہالت کا غلبہ ہے اور دوسری طرف مغربیت، اشتراکیت اور الحاد و بے دینی کا زور اگر اس مختصر سے کتابچہ کو پڑھ کر نوجوانوں میں عقیدہ کی اصلاح اور درستگی کا ادنیٰ ساجد بھی پیدا ہو گیا تو مترجم کی کوشش انسانیتبار آور ہو گی۔

عقیدہ کے بیان کے لئے سلف صالحین اور علماء کرام نے بڑی بڑی کوششیں کی ہیں، علم توحید اور عقائد کی جملہ کتابیں اسی عقیدہ کو سمجھانے کے لئے لکھی گئی ہیں، چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہؓ نے رسالۃ الفقہ اکبر کا حصہ کر عقائد حق کو سمجھایا ہے۔ اور امام طحاویؓ نے عقیدۃ الطحاویؓ لکھ کر اس مقصد کو واضح کیا ہے۔
رسالۃ عقیدۃ الطحاویؓ:-

اہل سنت والجماعت کے ہاں عقیدۃ الطحاویؓ عقائد کا مستند ترین جمود ہے، حضرت علامہ تاج الدین شیبکیؓ الشافعی دام توفیہ (۷۲۴ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد الشیخ الامام عبدالکافی الشیبکی دام توفیہ (۷۵۶ھ) سے سنا ہے وہ فرماتے تھے:-

شیبک صہیں ایک لاٹوں کا نام تھا ر التعليقات الشیبکی (۱۹۷)

کہ عقیدہ طحاویؓ جن عقائد پر مشتمل ہے
یہ وہ عقائد ہیں جن پر امام اشعریؓ کا
اعتقاد ہے، ان میں سے صرف تین
مسائل میں امام اشعریؓ کا اختلاف ہے
د امام شیبکیؓ فرماتے ہیں کہ میں جانتا ہوں
کہ امام مالکؓ کے پیروکار سب اشاعرہ
میں (یعنی امام اشعریؓ کے عقائد کے
مطابق ان کا اعتقاد ہے) اور اس سلسلہ
میں میں کسی کو مستثنیٰ قرار نہیں دیتا سب
مالکیہ اشعریؓ عقیدہ ہیں۔ اور امام
شافعیؓ کے پیروکاروں کی غالباً اکثریت
اشاعرہ ہے بجز ان کے جو محمسہ فرقہ
اور معتزلہ فرقہ سے مل گئے ہیں جن کی
اللہ تعالیٰ کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔
اور امام ابوحنیفہؓ کے پیروکار بھی اکثر
اشاعرہ ہیں بجز ان کے جو معتزلہ فرقہ
کے ساتھ مل گئے ہیں۔

مَا تَضَمَّنَتْهُ عَقِيْدَةُ الطَّحاوِيِّ
هُوَ مَا يَعْتَقِدُهُ الْأَشْعَرِيُّ
لَا يَخْالِفُهُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ مَسَائِلَ۔
قَلَّتْ أَنَا أَعْلَمُ أَنَّ الْمَالِكِيَّةَ
وَلَهُمْ أَشَاعِرَةٌ لَا أَسْتَشْنَى إِحْدَاهُ
وَالشَّافِعِيَّةَ عَالِبُهُمْ أَشَاعِرَةٌ
لَا أَسْتَشْنَى إِلَّا مَنْ حَقَّ مِنْهُمْ
بِتَجْسِيْمٍ أَوْ إِعْتِزَالٍ مِمَّنْ لَا
يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِ۔

وَالْحَنْفِيَّةَ أَكْثَرُهُمْ أَشَاعِرَةٌ
أَعْنَى يَعْتَقِدُونَ مُعْقَدَ الْأَشْعَرِيِّ
لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ حَقَّ مِنْهُمْ

بِالْمُعْتَرِلَةِ.

دَائِمًا نَابِلَةُ الْكُثُرُ فُضَلَاءُ
مُتَقَدِّمُهُمْ أَشَاعِرَةُ
لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُمْ عَنْ
عَقِيْدَةِ الْأَسْعَرِيِّ إِلَّا مَنْ
لَحِقَ بِاهْلِ التَّجْسِيمِ وَ
هُمْ فِي هَذِهِ الْفِرْقَةِ مِنْ
الْمُنَابِلَةِ كُثُرٌ مِنْ عَيْرِهِمْ
وَقَدْ تَامَلَتْ عَقِيْدَةُ
إِبْرَاهِيمِ الطَّحاوِيِّ
فَوَجَدَتْ عَلَى مَا قَالَ
الشِّيْخُ الْإِمامُ وَعَقِيْدَةُ
الْطَّحاوِيِّ زَعْمَ أَنَّهَا
الَّذِي عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةُ
وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَ
لَقَدْ جَوَدَ فِيهَا ثُمَّ تَصَفَّحَتْ
كُتُبُ الْحَنِيفَيَّةِ فَوَجَدَتْ جَمِيعَ

او رام احمد بن حنبل کے پیروکاروں
میں سے اکثر متقدہ میں فضلار اشعری
العقیدہ ہیں بجزان کے جو مجسمہ فرقہ
سے ہیں گئے ہیں اور ان کی تعداد دوسرے
کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ اور میں نے
عقیدۃ طحاوی کو خور سے دیکھا تو معالم
اسی طرح پایا جس طرح والد بزرگوار نے
فریا ہے۔ او رطحاوی کا عقیدہ ان
کے قول کے مطابق یہی عقیدۃ المثلثۃ
حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف
امام محمد کا عقیدہ ہے اور امام طحاوی
نے اس رسالت میں عقائد کو بہت ہی عمدہ
طريق پر پیش کیا ہے۔ پھر میں نے علماء
احناف کی کتابوں کی ورق گردانی کی تو
میں نے پایا کہ تمام وہ مسائل جو ہمارے
درمیان اور احناف کے درمیان مختلف

الْمَسَائِلُ الَّتِي بَيْنَا وَبَيْنَ
الْحَنْفِيَّةِ خَلَافٌ فِيهَا
ثَلَاثَةٌ عَشَرَ مَسْأَلَةً مِنْهَا
مَعْنَوِيٌّ سِتُّ مَسَائِلٍ وَالْبَاقِيُّ
لَفْظِيٌّ وَتِلْكُ الْسِتَّةُ الْمَعْنَوِيَّةُ
لَا تَقْتَضِيُ مُخَالَفَتَهُمْ
لَتَأْكُلَا مُخَالَفَتَهُمْ.
فِيهَا تُفِيرًا وَلَا
تَبْدِي عَاصِرَةً بِذَلِكَ
الْأَسْتَاذُ أَبُو مُنْصُودُ الْبَغْدَادِيُّ
وَغَيْرُهُ مِنْ أَئِمَّتِنَا وَأَمِمَّهُمْ
وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ التَّصْرِيفِ
يُظْهُرُ لَهُ -

وَهَذِهِ الْمَذَاهِبُ الْأَسْرَعَةُ
وَدِلْلِيَ الْحَمْدُ فِي الْعَقَائِدِ وَلِحَدَّةُ

ہیں، ان کی تعداد صرف تیرہ ہے۔ ان میں
سے چھ حقیقی اور سات صرف لفظی خلاف
پر مشتمل ہیں اور یہ جو حقیقی اختلافی مسائل
ہیں ان میں ہماری مخالفت یا ان کی
مخالفت نہ تو تکفیر کا حکم لگاتی ہے اور
نہ کسی فریق پر بدعت کا حکم لگانے
کا باعث ہے۔ اس کی تصریح امام
ابونصرور بغدادی نے اور دوسرے
علماء نے کی ہے جس میں احناف اور
شوافع دونوں کے علماء شامل ہیں
اور اس بارہ میں کسی تصریح کی ضرورت
بھی نہیں کیونکہ یہ بات خود بہت
 واضح اور ظاہر ہے۔

او رامی طرح امام تاج الدین شیبکی فرماتے ہیں۔

اور یہ مذاہب اربعہ بحمد اللہ عقیدہ میں
متافق ہیں بجزان کے جوان میں سے

میطع ہیں، اشتعانی کی مخالفت کو نہیں
کرتا اس عقیدہ سے سوائے ان ملٹیپل
اور ردی قسم کے احتفاظ اور شوافعی کے
جو معتزلہ سے مل گئے ہیں اور وہ حنابلہ
جو مجسمہ سے مل گئے ہیں اور بالکل یوں
کو خدا تعالیٰ نے برہی قرار دیا ہے۔
کیونکہ ہیں نے کسی مالکی کو سوائے
اشتعانی العقیدہ کے نہیں دیکھا۔

الغرض امام اشعری کا عقیدہ وہی
ہے جس پر عقیدہ طحاوی مشتمل ہے
جس کو علماء مذاہب نے قبول کیا
ہے اور اسی عقیدہ پر راضی ہوئے ہیں
اور میں نے اپنی کتاب جمیع الجواہر کے
خاتمه میں اس عقیدہ کا ذکر کیا ہے اور
یہ بھی بیان کیا ہے کہ امت کے
سلف جس عقیدہ پر تھے وہ... ہی
عقیدہ طحاوی ہے، عقیدہ طحاوی اور

سَيِّدُنُونَ اللَّهُ تَعَالَى بَطَرِيقٍ شِيخٍ
السُّبْتَةِ إِلَى الْحَسِينِ الْأَشْعَرِيِّ لَا
يَجِدُ عَنْهَا إِلَّا دُعَاعٌ مِّنَ الْخَفِيفَةِ
وَالشَّافِعِيَّةِ لَحِقُوا بِالْإِعْتِزَالِ وَ
دُعَاعَ الْحَنَابِلَةِ لَحِقُوا بِاَهْلِ
الْتَّجْسِيمِ وَبَرَءَ اللَّهُ الْمَالِكِيَّةُ
فَلَمَّا رَأَ مَالِكِيَّا إِلَّا أَشْعَرِيَّ
الْعَقِيدَةَ -

وَبِالْجُمْلَةِ عَقِيْدَةُ الْأَشْعَرِيِّ
هِيَ مَا تَضَمَّنَهُ عَقِيْدَةُ أَبِي
جَعْفَرِ الطَّحاوِيِّ الَّتِي تَلَقَّا هَا عَلَمَاءُ
الْمَذَاهِبِ بِالْقُبُولِ وَرَضُوهَا
عَقِيْدَةً وَقَدْ خَتَمْنَا كِتَابَنَا
جَمِيعَ الْجَوَامِعِ بِعَقِيْدَةِ ذَكَرْنَا
أَنَّ سَلْفَ الْأَمْمَةِ عَلَيْهَا وَهِيَ
عَقِيْدَةُ الطَّحاوِيِّ وَعَقِيْدَةُ
الطَّحاوِيِّ وَعَقِيْدَةُ أَبِي القَاسِمِ

معترض ہے یا مجسمہ کے ساتھ مل گئے ہیں
ورنہ جہو را ہل نداہب اربعہ حق پر ہیں
یہی عقیدہ ابی جعفر طحا وی پڑھتے ہیں
جس کو علماء نے سلفاً و خلفاً قبول کیا
ہے اور اسی عقیدہ کے ساتھ اللہ
تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں شیخ ابو الحسن
اشعری کی رانے کے مطابق کیونکہ
شیخ اشعریٰ کی مخالفت بجز مبتدع
کے دوسرا کوئی نہیں کرتا۔

إِلَّا مَنْ لَحِقَ مِنْهَا بِأَهْلِ الْإِعْتِزَالِ
أَوِ التَّجَسِّيْمِ وَإِلَّا فَجَمْهُورُهَا
عَلَى الْحَقِّ - يَقْرَؤُنَ عَقِيْدَةَ
أَبِي جَعْفَرِ الطَّحاوِي الَّتِي تَلَقَّاهَا
الْعُلَمَاءُ سَلْفًا وَخَلْفًا بِالْقِبْوِلِ
وَيَدِيْنُونَ اللَّهَ تَعَالَى بِرَأْيِ
شِيخِ السُّنَّةِ أَبِي الْحَسَنِ
الْأَشْعَرِيِّ الَّذِي لَمْ يُعَاِرِضْهُ
إِلَّا مُبْتَدِئٌ

اور اسی طرح دوسری جگہ فرماتے ہیں :-
وَهُوَ لِأَرْجُونَ الْمُحْنِفِيَةُ وَالشَّافِعِيَةُ
وَالْمَاكِيَةُ وَفُضَلَاءُ الْحَنَابِلَةُ
وَدِلِيلُهُ تَعَالَى الْحُمْدُ فِي الْعَقَائِدِ
عَقِيْدَتُهُمْ وَاحِدَةٌ كُلُّهُمْ عَلَى
رَأِيِّ اهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَا‘ةِ

اے کتاب بعید النعم و بعید النقم ص ۳۲۔ یہ کتاب مصریہ
حل العقال کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے۔ ۱۲ سو اتنی

القشیری والعقيدة المسماة
عقيده ابوالقاسم قشیری، او عقیدہ
بالمرشدۃ مشترکات فی
اصول اهل السنت والجماعۃ
امکہ عقائد:

ابو علی جبائی اور دیگر معتزلہ سے علم حاصل کیا، اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ چالیس سال تک معتزلہ کے امام رہے آخر ماہ رمضان المبارک میں تین دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت تصیب، سوئی اور ہر بار آپ نے فرمایا اے ابو الحسن ان عقائد کی تائید کرو جو مجھ سے مروی ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے دستگیری فرمائی اور انہوں نے نہیں اعتزال سے توبہ کی اور اہل سنت والجماعت کے عقیدوں کی پروردہ تائید شروع کی حتیٰ کہ اہل اعتزال کے بے بنیاد عقائد کی عمارت متزلزل ہو گئی، سچ ہے کہ ”گھر کا بھیڈی لنکاڑھاۓ“

اشارة اور ماترید یہ کہ علم کلام کے بعض مسائل میں اختلاف ہے، علامہ شبکی کے بیان کے مطابق ان مسائل کی تعداد تیرہ ہے اور فتوح العقائد مؤلفہ مولانا فتح محمد برہان پوری ص ۹۷۱ میں ان کی تعداد بارہ تک بتائی گئی ہے، اور پھر ان کی تفصیل بھی لکھی گئی ہے، لیکن یہ تمام مسائل ایسے ہیں کہ چنان بین اُرنے کے بعد اور فرقیین کی بات سمجھ لینے کے، اور ان کی تعبیر پر بغور نگاہ ڈالنے کے بعد صرف نزاع لفظی ہی ثابت ہوتا ہے اور اصول پر قطعاً کوئی زدنہیں پڑتی اور امام شبکی نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے تمام مکاتب فکر حنفی، مالکی شافعی اور حنبلی کے جمہور پر وکار ان عقائد پر تفقی ہیں اور یہ عقائد قرآن و سنت

علم عقائد میں اہل سنت والجماعت کے دو مشہور امام گزرے ہیں:-
۱۔ امام ابو منصور محمد بن محمود سمرقندی ماتریدی متوفی ۵۲۴ھ ہم قند کے علاقہ میں ماترید ایک قصبہ تھا جہاں یہ امام پیدا ہونے۔ علم المُدَّی زشان بدایت) ان کا لقب تھا، اوراء النہر (جیجون) میں اہل سنت والجماعت کے امام تھے، فقہ میں حنفی مسکن رکھتے تھے اور امام ابو نصر عیاض سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا، اور وہ امام ابو بکر جوز جانی کے شاگرد تھے، اور انہوں نے امام محمد بن الحسن الشیعیاتی کے سامنے زانوئے تلمذت کرنے کا فخر و شرف حاصل کیا تھا۔

۲۔ دوسرے امام ابو الحسن الشعری دیمین کے مشہور قبیداً اشعر کے جلیل القدر صحابی حضرت ابو وسی اشعری سے نسب جاتا ہے۔ اس لئے اشعری کہلانے ہیں، علی بن اسماعیل بن ابی بشیر (متولد ۳۷۰ھ متوفی ۴۲۴ھ) ہیں، جنہوں نے معتزلہ کے مشہور صاحب تصنیف اور صاحب قلم امام

مورخ سمعانی نے لکھا ہے کہ امام طحاویٰ کی ولادت ۲۲۹ھ میں ہوئی ہے۔
یہی قول راجح اور صحیح ہے، محدث ابوسعید بن یونسؓ نے بیان کیا ہے کہ امام طحاویٰ
نے خود بیان کیا ہے کہ میری ولادت ۲۲۹ھ میں ہوئی ہے۔ امام ابن کثیرؓ فرماتے
ہیں کہ طحاویٰ وادیٰ نیل کے ایک گاؤں طحا کی طرف نسبوں ہیں، صاحب فقہ،
ثبت، ثقاہت اور حفظ میں بلند مقام رکھتے تھے۔

علامہ عینی حنفی شارح بخاری نے لکھا ہے کہ امام بخاری کی وفات کے وقت امام طحاوی کی عمر ۴۲ سال تھی، امام مسلم کی وفات کے وقت ۳۷ سال، ابن ماجہ کی وفات کے وقت ۶۰ سال، ابو داؤد کی وفات کے وقت ۶۷ سال، ترمذی کی وفات کے وقت ۵۵ سال نسائی کی وفات کے وقت ۴۷ سال تھی، اور امام احمد کی وفات کے وقت امام طحاوی کی عمر ۴۲ سال تھی، یحییٰ بن معین کی وفات کے وقت طحاوی صرف چار سال کے تھے۔

امام سمعانی شافعی اُن کے متعلق لکھتے ہیں:-

کَانَ اَمَا مَأْثِقَةً ثَبَّتَ اَفْقِيَهَا عَالَمًا
لَمْ يُخْلُفْ مَثَلَهُ
کہ وہ امام مُثقہ ثابت رنجتہ کار فقیہہ
اور ایسے عالم مُثقہ جنہوں نے اپنے بعد
اپنی ناظیر نہیں چھوڑ دی۔

امام یافعی شافعی فرماتے ہیں:-

میں نہ کوئہ ہیں اور حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام اور سلف صالحین ان ہی عقائد پر قائم رہے ہیں اور ان ہی عقیدوں پر خاتم کی تمنا کرتے رہے ہیں، حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:-

آنمازہب مختلفہ اہل سنت والجماعت کے مختلف
مشل اشعریہ و ماتریدیہ در عقائد مشل
خفی، شافعی، مالکی و خبلی در فقہیات
و مشل قادری ہاشمی نقشبندی،
سہروردی در سلوک ایں ہمہ رفیقین
برحق می داند۔

گویا عقائد میں اشعریہ، ماتریدیہ، احکام میں نداہب ارلبعہ اور اخلاق و احسان
میں سلاسل ارلبعہ کے متبع یہ سب اہل سنت والجماعت ہیں۔

امام طحاویؒ کے حالات:-

ام طحاوی کی کنیت ابو جعفر ہے۔ نام احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان بن جواب از دی جرمی مصری حنفی محدث، فقیہ و حافظ الحدیث، یمنی قبیلہ از د کی شاخ از د جمر سے تعلق رکھنے تھے کیونکہ اسی قبیلہ کی دوسری شاخ از د شنواہ ہے۔

بَرَعٌ فِي الْفُقْدِ وَالْمَحْدِيثِ وَصَنَفَ
التصانيف المفيدة لِهِ

کہ امام طحاویؒ نے فقہ اور حدیث میں
 بُرْجیٰ چہارت اور کمال حاصل کیا اور
 نہایت مفید کتابیں تصنیف کیں۔

امام ابن قتیم فرماتے ہیں:-

امام الحنفیہ فی وقتہ فی
الحدیث والفقہ و معرفۃ
اقوال السلف ۲۰
کے امام تھے۔

علامہ ذہبیؒ ان کے متعلق فرماتے ہیں :-

الامام العلامة الحافظ اصحاب
التصانيف البدیعۃ۔

امام مسلمہ بن قاسم اندلسی ان کے متعلق لکھتے ہیں :-

ثقة، جليل القدر فقيه
البدن عالم بانختلف العلماء
 بصير بالتصنيف

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :-

لـ فوائد البهية و مـ ٣٧ـ اجتماع الجيوش الاسلامية ص ٩٦ - سـ تذكرة الحفاظ ج ٢ ص ٢٨

گلستان المیزان ج ۱ ص ۲۶۴ هـ گلستان المیزان ج ۱ ص ۲۶۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

و کان او حدا اهل زمانہ کے اعتبار سے
کہ اپنے زمانہ میں علم کے اعتراف سے
ریگنا نے تھے۔
علمیاً۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں فرماتے ہیں
کہ امام طحا و می کی تصانیف ان کی وسعت علم اور معلومات پر دال ہیں اور امام
طحا و می محبوب منتبہ تھے۔

علام شیخ محمد زاہد الکوثری نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام الحاوی فی سیرۃ الامام الطحاوی ہے۔ اس میں امام طحاوی کے حالات کا تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

امام طحاوی کے شیوخ و اساتذہ اور صحابہ سنتہ کے مصنفین کے روایہ
کے ساتھ ان کا روایت میں ائمۃ الائے اور ان کے تلامذہ اور اصحاب اور ہم عصر
حضرات کا تذکرہ پوری تفصیل کے ساتھ مقدمہ امامی الاجبار میں بیان کیا گیا ہے۔

امام طحاوی کے والد محبی عالم اور دیندار انسان تھے، امام طحاوی نے اپنے والد سے صحیح حدیث سننی ہے، امام طحاوی ابتداءً شافعی المذہب تھے، اور اپنے ماہوں حضرت اسماعیل مزنی (جو امام شافعی کے لمبینہ خاص اور جاہشیب تھے) سے تعلیم حاصل کی تھی۔ اور بعد میں تحقیق کرنے سے مذہب حنفی اختیار کر لیا اور اس میں اتنی چیز حاصل کی کہ وکیل الاحناف بن گئے، جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے

ماموں امام ابوحنیفہ کے مذہب کی کتابیں بکثرت مطالعہ کرتے ہیں، نو انہوں نے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے، ماموں نے بتایا کہ ان میں فقاہت اور علم کی باریک باتیں بہت ہیں اس سے امام طحاوی بھی متاثر ہوئے اور حنفی مسلک اختیار کر لیا۔

حدائق الحنفیہ کے مصنف نے فتاویٰ برہنہ کے حوالہ سے امام طحاوی کے انتقال مذہب کا سبب بیان کیا ہے کہ اپنے ماموں کے پاس تعلیم حاصل کر رہے تھے سبق میں یہ مسلک بھی آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے برخلاف امام شافعی کے مذہب میں عورت کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ کو زکا لانا درست اور جائز نہیں امام طحاوی کی ولادت بھی چونکہ اس طبق پر مولیٰ تھی، لہنہ اس مسلک سے متاثر ہو کر انہوں نے مذہب حنفی اختیار کر لیا، کیونکہ حنفی مذہب ان کی زندگی کا سبب بنا۔

تحفة الاجیاب میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جس سے امام طحاوی کی خدا پرستی اور نیکی ظاہر ہوتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مصیر کا امیر (حاکم وقت) ابو منصور تکین حنزہ میں جس کو عام طور پر جیار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک روز امام طحاوی کے گھر پر آیا، طحاوی نے اس طرح امیر کو اپنے گھر پر دیکھا۔ تو گھبرا گئے امیر نے نہایت اکرام اور اعزاز کا معاملہ کیا اور کہا کہ میراجی چاہتا ہے کہ اپنی بیٹی کا

عقد نکاح آپ کے ساتھ کر دوں۔ امام طحاوی نے مغدرت کی کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، امیر نے کہا کچھ مال در کار بے؟ طحاوی نے کہا نہیں، امیر نے کہا کچھ جا گیر آپ کے نام کر دی جائے؟ طحاوی نے کہا نہیں، امیر نے کہا کسی چیز کی ضرورت ہو تو طلب کریں، طحاوی نے کہا اگر میری گزارش پر توجہ کریں تو عرض کروں، امیر نے کہا ضرور، امام طحاوی نے کہا دین کی حفاظت کرو، مبادا کہیں حدود اہلی سے نکھل جاؤ، موت سے پہلے خود کو عذاب سے نجات دینے کی کوشش کرو، بندوں پر ظلم نہ کرو، امیر نے نصیحت سن کر چلا گیا اور اہل مصیر پر ہجور یادیاں کیا کرتا تھا اُن سے تائب ہو گیا۔

امام طحاوی کی تصانیف:

امام طحاوی نے مختلف موضوعات پر نہایت بیش قیمت تصنیفات کی ہیں، چند تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے:-

- ۱۔ شرح معانی الآثار: علم حدیث کی مشہور درسی کتاب ہے، دارالعلوم دیوبند اور مدارس اسلامیہ میں صحاح سنت کے ساتھ درس میں پڑھائی جاتی ہے۔
- ۲۔ بہت عمدہ اور مفید کتاب ہے، امام علینیؑ نے اس کی دو شریعتیں لکھی ہیں، موجودہ دو میں اس کی نہایت عمدہ شرح امانی الاجبار حضرت مولانا محمد یوسف شیخ التبلیغ نے لکھی شروع کی تھی، جس کی دو جلدیں ہی طبع ہو سکی ہیں، افسوس کہ شیخؓ کی وفات کی وجہ سے یہ کام اوصورا رہ گیا۔

۱۔ مشکل الائتار: مختلف اور متعارض احادیث کی تطبیق میں بڑی سمجھم کتاب ہے، صرف چار جلدیں ہی (جیدر آباد دکن) سے شائع ہوئی ہیں، جملہ سات جلدیں ہیں۔

۲۔ مختصر طحاوی: فقه میں قدوری کی طرح نہایت عمدہ متن ہے۔

۳۔ عقیدۃ الطحاوی: علم عقائد میں یہ رسالہ بہت مشہور ہے، اس کا پورا نام یہ ہے:-

”بيان اختقاد أهل السنة والجماعات على مذهب الفقهاء المحدثين إلى خصيصة والي يوسف و محمد بن الحسن“
من درجہ بالا چاروں کتابیں مطبوعہ ہیں۔

۴۔ اختلاف العلماء:-

۵۔ حکام القرآن: قرآن کی تفسیر ہے، قاضی عیاض نے کہا ہے کہ طحاوی نے اس موضوع پر ایک بزرگ ورق لکھے تھے۔

۶۔ کتاب الشروط الکبیرة

۷۔ کتاب الشروط الأوسط

۸۔ النواور الفقہیہ

۹۔ کتاب النواور والحكایات

۱۰۔ حکم ارض مکہ

- ۱۲۔ حکم ایفیئی والغناہم۔
- ۱۳۔ ارد علی اکتاب المدحیین۔
- ۱۴۔ کتاب الاشربہ۔
- ۱۵۔ ارد علی عیسیٰ بن ابان۔
- ۱۶۔ اختلاف الروایات۔
- ۱۷۔ الرذیۃ۔
- ۱۸۔ شرح الجامع الکبیر۔
- ۱۹۔ شرح الجامع الصغیر۔
- ۲۰۔ کتاب المحاضرات والسجلات۔
- ۲۱۔ کتاب الوصایا والفرائض۔
- ۲۲۔ کتاب التاریخ الکبیر۔
- ۲۳۔ اخبار الی خیفۃ واصحابہ۔
- ۲۴۔ کتاب النخل۔
- ۲۵۔ سنن الشافعی: اسی میں امام شافعی کی روایات جمع کی ہیں۔
- ۲۶۔ التسوییۃ بین حدثنا و اخربنا۔
- ۲۷۔ صحیح الائتار۔
- ۲۸۔ ارد علی ابی عبید: علم انساب میں ہے۔

اول الذکر چار کتابوں کے علاوہ باقی کتابیں ہمارے مطالعہ میں نہیں آئیں۔
وائلہ اعلم ان میں کون کون سی طبوعہ یا غیر طبوعہ ہیں۔

وفات :

امام طحاویؒ کی وفات ماہ ذی القعده جمعرات کی شب ۱۳۷۴ھ میں ہوئی۔ اور
قرافہ رمছہ کا ایک علاقہ، میں تدفین ہوئی۔ آپ کی تاریخ وفات بعض نے نور دنیا
اور فقیہہ بے عدیل لکھی ہے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعة۔

التماس :

ناظرین کرام اور ہمدردانہ ملت سے التماس ہے کہ چھوٹے بچے اور بچیاں جو
ابتدائی درجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جب آنسی اُردو پڑھلیں۔ کہ اس رسالہ
کا ترجمہ سمجھ سکیں تو ان کو یہ عقائد پڑھادیئے جائیں اور یاد کرا دیئے جائیں۔ تاکہ ان
کے دل پر ہمیشہ کے لئے نقش ہو جائیں، اور آنے والی زندگی میں ان کو کام دے سکیں۔
وَاللَّهُ الْمُوْفَّقُ وَالْمُعِينُ

عبد الحمید سوّاتی۔ خادم مدرسہ نصرۃ العلوم
گوجرانوالہ شہر

یوم الخمیس ۲۵ ربیع سال ۱۳۹۱ھ

ابل سنت و الجامعۃ لغتۃ

بيان السنۃ

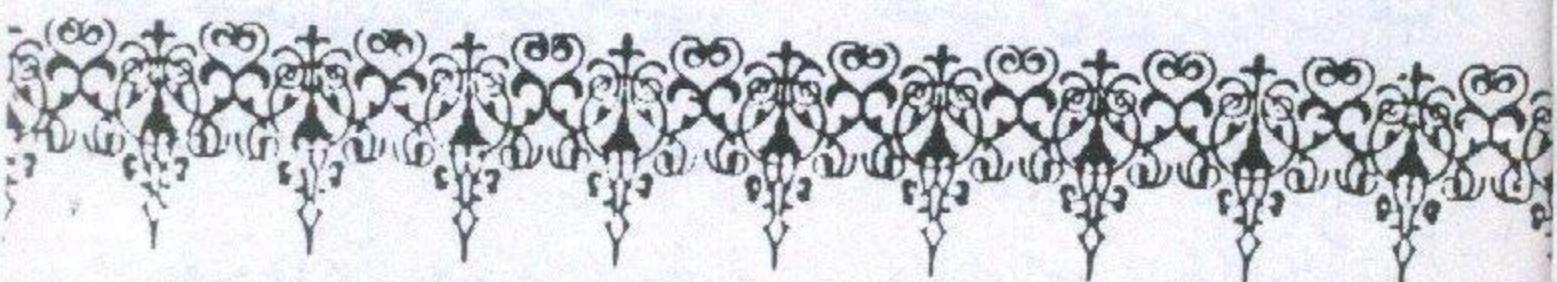
المعروف به

لِلْأَمَامِ حُجَّةِ الْإِسْلَامِ حَافِظِ الْحَدِيثِ أَبِي حَفْظِ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَلَامُهُ الْأَزْدِيِّ الْمَصْرِيِّ الطَّحاوِيِّ [۲۲۹-۲۲۱]

○
لِلْأَمَامِ حُجَّةِ الْإِسْلَامِ حَافِظِ الْحَدِيثِ أَبِي حَفْظِ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَلَامُهُ
الْأَزْدِيِّ الْمَصْرِيِّ الطَّحاوِيِّ [۲۲۹-۲۲۱]

○
ترجمہ

از احرقر عبد الحمید سوّاتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم



ناشر ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چنانچہ یہ بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خوبی ہوئی توفیق سے اللہ کی توحید کے بارہ میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ واحد ہے نہیں ہے اس کا کوئی شرکیں نہیں، کوئی چیز اس کے ماند نہیں ہے، نہ کوئی چیز اس کو عاجز کر سکتی ہے اور اس کے سو اکوئی معبود نہیں۔ وہ قدیم ازلی ہے جس کی ابتداء نہیں، وہ ابدی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں، اس پر فنا اور ہلاکت نہیں، کوئی بات اس کے ارادہ کے بغیر نہیں ہوتی، اس تک وہم کی رسائی نہیں، اور نہ عقل و فہم اس کا ادراک کر سکتے ہیں، اور مخلوقات بھی اس کے مانند نہیں، وہ زندہ ہے جس پر موت نہیں، وہ قیوم دنخود قائم اور رب چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے جس پر نیند طاری نہیں ہوتی، وہ

نقول فی توحیدِ اللہِ معتقدُنْ
بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ وَاحِدٌ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا شَيْئٌ مُّثُلُهُ
وَلَا شَيْئٌ يُعْجِزُهُ وَلَا إِلٰهٌ غَيْرُهُ
قَدِيمٌ بِلَا إِبْتِدَاءٍ، دَائِيمٌ بِلَا
إِنْتِهَاءٍ لَا يَغْنِي لَأِيِّيدٍ وَلَا
يَكُونُ إِلَّا مَا يُرِيدُ لَا تَبْلُغَهُ
الْأَوْهَامُ وَلَا تَدْرِكَهُ الْأَفْهَامُ
وَلَا يُشَبِّهُهُ الْأَنَامُ، حَيٌّ لَا
يَمُوتُ، قَيْوَمٌ لَا يَنَامُ، خَالِقٌ
لَا حَاجَةٌ رَازِقٌ بِلَا مُؤْنَةٍ
مُمِيْتٌ بِلَا مُخَافَةٍ، بَاعِثٌ
بِلَا مُشْقَةٍ، مَازِلٌ بِصَفَاتِهِ
قَدِيمًا قَبْلَ خَلْقِهِ، لَمْ يَزِدْ
بِكُونِهِمْ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ
قَبْلَهُمْ، مِنْ صَفَاتِهِ -

قَالَ الشِّيْخُ الْإِمَامُ الْفَقِيْهُ عَلِمُ
الْأَنَامِ حَجَّةُ الْاسْلَامِ أَبُو جَعْفَرُ
الْوَرَاقُ الطَّحاوِيُّ وَالْمَصْرِيُّ رَحْمَةُ
هُذَا ذَكْرُ بِيَانِ عَقِيْدَةِ اهْلِ
السُّنْنَةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى مَذْهَبِ
فَقَهَّاءِ الْمِلَلَةِ أَبِي حَنِيفَةِ النَّعْمَانِ
بْنِ الثَّابِتِ الْكُوفِيِّ وَأَبِي يُوسُفِ
يَعْقُوبِ بْنِ ابْرَاهِيمِ الْانْصَارِيِّ
وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَمْدِ بْنِ الْحَسْنِ
الشِّيْبَانِيِّ رَضْوَانَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
أَجْمَعِينَ وَمَا يَعْتَقِدُونَ
مِنْ أَصْوَلِ الدِّينِ وَيَدِينُونَ
اللّٰهُ بِهِ لَبَّى الْعَالَمِينَ ۝

ہیں۔

خالق یعنی پیدا کرنے والا ہے لیکن
بغیر احتیاج کے (یعنی اس کو کسی کے
پیدا کرنے کی ضرورت نہیں) وہ رازق
ہے بغیر تکلیف الٹھانے (یعنی رفری
بهم پہنچانے میں اُسے کوئی تکلیف
اومشقت اٹھانا نہیں پڑتی) وہ مارنے
والا ہے بغیر کسی خوف کے وہ دوبارہ
الٹھانے والا ہے بغیر مشقت کے دخلوق
کو پیدا کرنے سے پہلے بھی) وہ ہمیشہ سے
اپنی صفات کے ساتھ قدیم ہے۔

دخلوقات کے پیدا کرنے سے اس کی
صفات میں کسی چیز کا بھی اضافہ نہیں
ہوا جو پہلے نہ تھا۔

اور جیسا کہ وہ اپنی صفات کے ساتھ اذلیٰ
ہے اسی طرح ان صفات کے ساتھ ابدی
بھی ہے اور وہ ایسا نہیں کہ دخلوق کو
پیدا کرنے کے بعد اس نے خالق کا استفادہ

وکما کان بصفاته اذلیٰ کذا لاف
لایزال فعليها ابدیاليس منذ
خلق الخلق استفاده اسم الخالق
ولاباحدا ثبه البرية استفاده

استفادہ کیا ہو، اور نہ مخلوق کو بنانے
کے بعد اس نے بارہی کے اسم کا استفادہ
کیا ہے، اس کے لئے اس وقت بھی معنی
ربوبیت (صفت ربوبیت) کی تھی
جب کہ کوئی مریوب (ربوردہ)
نہ تھا اور معنی خالقیت اس کے لئے
تھا جبکہ کوئی مخلوق نہ تھی، اور جس طرح
وہ مردوں کو زندہ کرنے کے بعد اس
اسم کا خقدر ہے اسی طرح ان کے زندہ
کرنے سے پہلے بھی تھا، اور اسی طرح
اسم خالق کا مستحق وہ ان کے پیدا کرنے
سے پہلے بھی تھا، اس لئے کہ وہ ہر
چیز پر قادر ہے۔ اور ہر چیز اس کی
محتاج ہے، اس پر ہر کام آسان ہے
وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اور اس کی باند
کوئی چیز نہیں، وہی سنتے اور دیکھنے
والا ہے، اس نے مخلوق کو اپنے علم کے

اسم الباری، لَهُ مَعْنَى الرَّوْبُوْيَّةِ
وَلَا مَرِبُوبَ، وَمَعْنَى الْخَالقِيَّةِ
وَلَا مَخْلُوقَ، وَكَمَا نَهِيَ الْمُوتَّ
بَعْدَ مَا أَحْيَاهُ اسْتَحْقَنَ هَذَا الْإِسْمُ
قَبْلَ احْيائِهِمْ، كَذَا لَكَ اسْتَحْقَنَ
اسْمُ الْخَالِقِ قَبْلَ انشَاءِهِمْ،
ذَلِكَ بَانَهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَكُلِّ شَيْءٍ إِلَيْهِ فَقِيرٌ وَعَلَى امْرٍ
عَلَيْهِ يُسْتَوْ، لَا يَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ
لِيُسْتَوْ كَمَثْلِهِ شَيْئٌ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ، خَلَقَ الْخَلْقَ وَقَدَرَ
لَهُمْ أَقْدَارًا وَضَرَبَ لَهُمْ
آجَالًا، لَمْ يَنْجِفَ عَلَيْهِ شَيْئٌ
قَبْلَ إِنْ خَلَقَهُمْ وَعَلَيْهِمْ مَا هُمْ
عَامِلُونَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ وَ
أَمْرُهُمْ بِطَاعَتِهِ وَتَهَا هُمْ عَنْ
مُحْسِنَتِهِ وَكُلِّ شَيْئٍ يَحْرِي

بِقُدْرَتِهِ وَمُشِيَّتِهِ وَمُشَيَّتُهُ
تَنْفُذٌ، لَا مُشِيَّتِهِ لِلْعِبَادِ
الْأَمَاشَاء لِهِمْ، فَمَا شَاءَ
لَهُمْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَهُ
يَكُونُ۔

ساتھ پیدا کیا ہے، اور سب کی ان نے
تقدیر بھہ رہی ہے، اور ان کی عمر مقرر
کی ہیں، ان کے پیدا کرنے سے پہلے بھی
کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہ تھی اور اللہ
تعالیٰ ان کے پیدا کرنے سے پہلے بھی
جانتا تھا، کہ وہ کیا کچھ کام کرنے والے
ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی اطاعت
کا حکم دیا ہے اور اپنی معصیت سے منع کیا
ہے، ہر چیز اس قدرت اور مشیست
سے جاری ہوتی ہے، اسی کی مشیست
نافر ہے اور بندوں کی مشیست کوئی
نہیں، چیز اس کے وجودہ چلے ہے ان کے
لئے پس وہ ان کے لئے جو چاہئے ہی ہوتا
ہے اور جو زیارت ہے وہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ بدایت دیتا ہے جسے چاہے
اور (گناہ کی الودگی سے)، بچاتا ہے اور
اپنے فضل سے اسے عافیت بخشتا ہے۔

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَيَعِظُ مَنْ يَعِظُ فِي
فَضْلٍ، وَيُضْلِلُ مَنْ يَشَاءُ وَيَخْذُلُ
وَيَبْتَلِي مَنْ يَشَاءُ عَدْلًا، وَكَلْهُمْ

اور جس کو چاہتا ہے۔ داس کو سورہ استعداد
کی وجہ سے گراہ اور رسوا کرتا ہے،
اور اُسے ابتلاء و آزمائش میں اُل ریتا
ہے، اور سب پلٹتے ہیں اس کی مشیست
میں اس کے فضل و عدل کے درمیان
اس کے فیصلہ کو کوئی روک نہیں سکتا
اور اس کے حکم کو کوئی چیحچے ہٹانا نہیں
سکتا، اور اللہ کے حکم پر کوئی غالب
نہیں سکتا، ہم ان سب باتوں پر دیمان
لائے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب
بامیں اُسی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔
اور پیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور منتخب
بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ
رسول ہیں، خاتم الانبیاء ہیں، تمام
اتقیاء کے امام، سب رسولوں کے
سردار اور رب العالمین کے محبوب ہیں۔

يَتَقْلِبُونَ فِي مُشِيَّتِهِ بَينَ فَضْلِهِ
وَعَدْلِهِ، لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ،
وَلَا مَعْقِبَ لِحُكْمِهِ وَلَا غَالِبَ
لَهُ أَمْنَابِذِلَّكَ كُلِّهِ، وَآيَقَنَا
إِنْ كَلَّا مِنْ عَنْدَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ
الْمَصْطَفَى وَنَبِيُّهُ الْمَجْتَبَى وَ
رَسُولُهُ الْمَرْتَضَى، خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءُ
وَأَمَامُ الْأَتْقِيَاءِ وَسَيِّدُ الْمَرْسَلِينَ
وَحَبِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَكُلُّ
دُعْوَةٍ نَبُوَّةٍ بَعْدَ نَبُوَّتِهِ فَغَيْرُهُ
وَهُوَيْ وَهُوَ الْمَبْعُوثُ إِلَيْهِ
عَامَةُ الْجَنِّ وَكَافِةُ الْوَرَى بِالْحَقِّ
وَالْهَدَى وَأَنَّ الْقُرآنَ كَلَامُ اللَّهِ
تَعَالَى، مِنْهُ بَدَأَ الْأَبْلَاجُ فِي قِيَةٍ
قَوْلًا وَأَنْزَلَهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَحْيًا وَ
صَدَقَةً الْمُؤْمِنُونَ عَلَى ذَلِكَ حَقًّا،

وَأَيْقَنُوا، أَنَّهُ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى
بِالْحَقِيقَةِ، وَلَيْسَ بِمَخْلوقٍ لِكَلَامِ
الْبُرْتَهِ، فَمَنْ سَمِعَهُ فَزَعَمَ
أَنَّهُ كَلَامُ الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ، وَ
قَدْ ذَمَّهُ اللَّهُ تَعَالَى وَعَابَةً
وَأَوْعَدَ عَذَابَهُ۔

ہوتا ہے جس نے اس قرآن کو سننا
اور یہ خیال کیا کہ یہ بشر (انسان) کا کلام
ہے تو وہ کافر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے
شخص کی مدت کی ہے اس کی براہی
بیان کی ہے اور اُسے عذاب کی وعید
سنائی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
میں ایسے شخص کو دوزخ میں داخل کر دیکھا،
پس جب اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جو
قرآن کے بارہ میں کہتا ہے کہ یہ انسان
کا کلام ہے دوزخ کی وعید سنائی
ہے تو معلوم ہوا کہ یہ انسان کا نہیں بلکہ
انسانوں کو پیدا کرنے والے کا کلام
ہے اور انسان کا کلام اس سے مشابہت
نہیں رکھتا۔

اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کا وصف
ایسے معنی اوصافت کیسا تھا کیا جو انسانوں

حيث قال سأصليه سَقَرَ فلما
اوعد الله تعالى بِسَقَرِ إِنَّمَنْ
قال إِنْ هذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ
عَلِمْنَا إِنَّهُ قَوْلُ خَالِقِ الْبَشَرِ
وَلَا يُشَبِّهُهُ قَوْلُ الْبَشَرِ وَمَنْ
وَصَفَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَعْنَى صِنْ
مَعْنَى الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ، فَمَنْ
أَبْصَرَ هَذَا فَقَدْ أَفْقَدَهُ
مَثُلَ قَوْلِ الْكَفَارِ إِنْ زَحَرَ، وَ
عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى بِصَفَاتِهِ
لِيْسَ كَالْبَشَرِ وَالْتَّرْءِيْةُ

حق لاهل الجنة بغير احاطة
ولا كافية كما نطق به كتاب
ربنا "وجوه يومئذ ناضرة
إلى ربها ناظرة" وتفسيرة
على ما أراد الله تعالى وعلمه
وكل ماجاء في ذلك من الحديث
الصحيح عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فهو كما قال، ومعناه
على ما أراد ولا ندخل في ذلك
متأولين بآرائنا ولا متوجهين
با هو وإننا فانه ماسلم في دينه
الامن سلم الله عز وجل و
رسوله ورد علم ما اشتبه
عليه إلى عالميه -

ولا يثبت قدم الاسلام الا
على ظهر التسليم والاستسلام
فمن رأى علم ما حجر عنه
علمه ولم يقتنع بالتسليم فهم جبئه
مراومة عن خالص التوحيد و
صفى المعرفة وصحبيه الایمان

علیہ وسلم سے صحیح حدیث آئی ہے تو وہ
اسی طرح برحق ہے اور اس کا معنی
وہی ہے جو آپ نے ارادہ کیا ہم
اس سلسلہ میں اپنی رائے کے ساتھ تاویل
نہیں کرتے اور نہ اپنی خواہشات کے
ساتھ وہم میں پڑتے ہیں کیونکہ دین
میں وہی آدمی بچپن ہے جس نے اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے تسلیم ختم کیا ہے، اور جو چیز
اس کے نزدیک شتبہ ہو اس کو اس
کے جانے والے کی طرف سوچ پڑے۔
اور اسلام کا قدم پختہ اور ثابت نہیں رہ
سکتا مگر تسلیم اور القیاد کی پشت پر
اب جو آدمی اس چیز کے علم کا قصد کرتا
ہے جس کے علم سے اُسے منع کیا گیا ہے
اور اس کا فہم تسلیم پر قناعت نہ کرے
تو اس کو یہ مقصد خالص توحید اضاف

فِي تذَبَّثٍ بَيْنَ الْكُفُرِ وَالإِيمَانِ
وَالْتَّصْدِيقِ وَالتَّكْذِيبِ وَالْأَقْوَادِ
وَالْأَنْكَارِ مُؤْسِسًا تَائِهًا شَاگًا
نَائِغًا، لَمْ يُؤْمِنْ مَصْدَقًا وَلَا
جَامِدًا مَكْذَبًا، وَلَا يَصْحُّ الإِيمَانُ
بِالرُّؤْيَا لَاهُلُ الدِّرَاسَةِ مِنْ
إِعْتَدَرَهَا مِنْهُمْ بِوْهِمٍ، أَوْ قَوْلَهَا فَهِمٌ
إِذْ كَانَ تَأْوِيلُ الرُّؤْيَا وَتَوَايلُ كُلِّ
مَعْنَى يَضَافُ إِلَى الرُّؤْيَا لَا يَصْحُّ
الإِيمَانُ بِالرُّؤْيَا الْابْتِرِيِّ التَّأْوِيلِ وَ
لَدُقُومُ التَّسْلِيمِ وَعَلِيهِ دِينُ الْمُوْسِلِينَ وَ
مِنْ لَهْيَّوْقَ النَّفْيِ وَالْتَّشْبِيَّةِ زَلَّ دِلْمَ
يَصْبُبُ التَّنْزِيَّةُ فَإِنَّ رَبَّنَا جَلَّ وَعَلَا
مَوْصُوفُ بِصَفَاتِ الْوَحْدَانِيَّةِ،
مَنْعُوتُ بِنَعْوَتِ الْفَرْدَانِيَّةِ،
لَيْسَ بِمَعْنَاهُ أَحَدٌ مِنْ
الْبَرِيَّةِ، تَعَالَى عَنِ الْحَدَودِ

وَالْغَایَاتِ وَالْأَرْکَانِ وَالْأَعْضَاءِ
وَالْأَدْوَاتِ، لَا تَحْوِيَهُ الْجَهَاتِ
السُّتُّ كَسَائِرُ الْمُبْتَدَعَاتِ -

رَسُولُ عَلِيْمِ السَّلَامِ كَادِينَ اسْمَى عَقِيْدَتِهِ
أُورْجَوَادِیَ (جِنْ جِیزِرُولِ کی نَفْیِ کِرْنَا اللَّهُ
تَعَالَیٰ کی ذَاتِ سَمْسَعَتْ ضَرُورَتِیَ ہے ایسی
چِیزِرُولِ کی نَفْیِ سَمْسَعَتْ بَچَےِ گا اور
اسی طَرَحِ جَوْ تَشْبِيَّهِ (اللَّهُ تَعَالَیٰ کو خَلْقَ
مِنْ سَکِیْہِ چِیزِ کے سَاتھِ تَشْبِيَّهِ دِینَے)
سَمْسَعَتْ بَچَےِ گا تو ایسا آدمی رَاهِ رَاسَتْ
سَمْسَعَتْ بَچَےِ گا کِیْنَگُ کَا اور (اللَّهُ تَعَالَیٰ کی)
تَنْزِیَّہِ کو نَهِیں پَاسِکے گا کِیْنَگُ کِمْہِ ہمارا
پُرورُ وَگار وَحدَانِیَّتِ کی صَفَاتِ کے
سَاتھِ مَوْصُوفُ ہے اور فَرْدَانِیَّتِ
کی نَعْوَتِ کے سَاتھِ مَتَصَفُّ ہے، اللَّهُ
تَعَالَیٰ کی صَفَتِ کی طَرَحِ مَخْلُوقَ مِنْ
سَکِیْہِ نَهِیں۔ اللَّهُ تَعَالَیٰ حَدَّوْغَایِتِ،
اعْضَاءِ وَارْکَانِ اور آلاتِ سَلْبِ وَبَرْزَرِ
ہے جَهَاتِ سَتَّةِ رَفُوقِ، تَحْتِ،
قَدَامِ، خَلْفِ، بَیْنِ، يَسَارِ) اسِ کا

احاطہ نہیں کرتیں۔ جیسا کہ تمام مخلوقات
کا احاطہ کرتی ہیں۔

وَالْمَرْأَةُ حَقٌّ قَدْ أَسْرَى بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَجَ
بِشَخْصِهِ فِي الْيَقْظَةِ إِلَى السَّمَاوَاتِ
ثُمَّاً لِّحِيثِ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْعُلَىِ
وَأَكْرَمَهُ أَنَّهُ سَبَحَانَهُ وَتَعَالَى بِمَا
شَاءَ وَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ صَوْحَىِّ.

وَالْحَوْضُ الذِّي أَكْوَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
بِهِ غَيَاثَاتِ الْأَمْتَهِ، وَالشَّفَاعَةُ الَّتِي
إِذْ خَرَهَا هَلْمَهُ حَقٌّ كَمَارُوِيٍّ فِي
الْأَخْبَارِ وَالْمِيَثَاقُ الذِّي أَخْذَهُ
اللَّهُ تَعَالَى مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ

بھی حق ہے جس کو جناب بنی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے ذخیرہ
بنانکر رکھ لیا ہے جس طرح کہ احادیث میں
وارد ہوا ہے۔

اور وہ میثاق بھی حق ہے جو اللہ تعالیٰ
نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی
ولاد سے لیا تھا اور اللہ تعالیٰ دفعۃ
ازل ہی سے جانتا ہے کہ کتنے آدمیت
میں اور کتنے آدمی دفرخ میں داخل
ہوں گے، ان کی تعداد میں کمی بیشی نہیں
ہو سکتی اور اسی طرح بندوں کے فعال
واعمال کو بھی اللہ تعالیٰ ان کے کرنے
سے پہلے ہی جانتا ہے اور ہر ایک کو
اس کام کی توفیق ملتی ہے، جس کے
لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور اعمال کی
دار و مدار تو خاتمه پر ہے، اور سعید
(ذیک) بخت (وہ ہے جو اللہ تعالیٰ

ذَرَيْتَهُ حَقًّا، وَقَدْ عَلِمَ اللَّهُ فِيمَا
لَمْ يَنْزِلْ عَدْدَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
وَيَدْخُلُ النَّارَ جَمْلَةً وَاحِدَةً
وَلَا يَزَادُ فِي ذَلِكَ الْعَدْدِ دُولًا
يَنْقُصُ مِنْهُ وَكَذَلِكَ أَفْعَالُهُمْ
فِيمَا عَلِمُ مِنْهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا وَكُلُّ
مُّسِرٍ لَّمَا خُلِقَ لَهُ وَالْأَعْمَالُ
بِالْخَوَاتِيمِ فَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ
بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالشَّقِيقُ مَنْ شَقَقَ
بِقَضَاءِ اللَّهِ.

خالق سے بیٹ دیا ہے (خفی کر دیا ہے)
اور اس مقصد کو حاصل کرنے سے روک
دیا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس
سے سوال نہیں کیا جاسکتا۔ اس
کے باوجود یہیں جو وہ کرتا ہے۔ اور لوگوں
سے سوال کیا جائے گا پس جس شخص
نے یہ سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا
کیا ہے، تو اس شخص نے اللہ
کی کتاب کے حکم کو رد کیا اور جس نے اللہ
کی کتاب کے حکم کو رد کیا وہ کافر ہوا، پس
یہ سب باتیں وہ ہیں کہ ان کی طرف
محاج ہیں اللہ تعالیٰ کے اولیاء جن
کے دل نور ایمان سے منور ہیں، اور
یہی راسخین فی العلم (علم) میں مضبوط
اور سچتہ لوگوں کا درجہ ہے۔

کیونکہ علم دو قسم ہے ایک علم وہ ہے
جو خالق میں موجود ہے اور دوسرا علم

وَهُمْ يُسْأَلُونَ فِيمَ سَأَلَ
لَمْ فَعَلْ فَقَدْ رَدَ حُكْمَ الْكِتَابِ
وَمِنْ رَدِّ حُكْمِ الْكِتَابِ كَانَ
مِنَ الْكَافِرِينَ فَهَذِهِ جَمِيلَةٌ
مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ هُوَ مُنْتَوِرٌ
قَلْبُهُ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَ
هِيَ دَرَجَةُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ

کے فیصلہ سے نیک بخت ہوا اور شقی
(بد بخت) بھی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ
کے فیصلہ سے بد بخت ہوا۔

اوْرَتْقَدِيرُ كَيْ اَصْلِ يَبْعَدْ كَيْ يَلِلَهُ تَعَالَى
كَا يَكْ رَا زَيْ ہے، اس کی خالق میں اس
پر اللہ تعالیٰ نے کسی مقرب فرشتہ کسی
نبی اور رسول کو مطلع نہیں کیا، اس میں
تعتمق باریک طریقہ سے اس میں
غور کرنا، اور نظر و فکر کرنا خذلان (رسوانی)
کا ذریعہ ہے اور محرومی کی سیر صحتی ہے
اور سرکشی میں قدم رکھنا ہے، پس اس
میں نظر و فکر کرنے یا وسوسہ سے بچو۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم اپنی

وَاصِ الْقَدْرِ سِرَرَ اللَّهِ تَعَالَى
فِي خَلْقِهِ لَمْ يَطْلَعْ عَلَى ذَلِكَ مَلِكٌ
مَقْرُبٌ وَلَا نَبِيٌّ مَرْسَلٌ وَالْعَمَقُ
فِي ذَلِكَ ذَرِيعَةُ الْخَذْلَانَ وَسَلْمٌ
الْحَرْمَانِ وَدَرْجَةُ الطَّغْيَانِ
فَالْحَذْرَ كُلُّ الْحَذْرٍ مِنْ ذَلِكَ
نَظَرًا وَفَكْرًا وَوَسْوَسَةً فَإِنَّ
اللَّهَ طَوَّيَ عِلْمَ الْقَدْرِ عَنْ
أَنَامِهِ وَنَهَا هُمْ، عَنْ مَرَامِهِ
كَمَا قَالَ "لَا يُسْعَلُ مَعْتَمِاً يَفْعُلُ"

لہ اور امام نوویؒ نے شرح سلم ج ۲۳ میں لکھا ہے کہ:-

اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم تمام عالم سے
لپیٹ دیا ہے (پوشیدہ کر دیا ہے)، اسکون تو
کوئی نبی بریل جانتا ہے اور نہ کوئی مقرب فرشتہ
و لا ملک مقرب۔

لَاتِ الْعِلْمِ عَلَمَانِ - عِلْمُ فِي الْخَلْقِ
مُوجَدٌ وَعِلْمٌ فِي الْخَلْقِ مَفْقُودٌ

فَإِنْكَارُ الْعِلْمِ الْمُوْجَدُ كَفَرٌ وَادْعَاءُ
الْعِلْمِ الْمُفْقُودُ كُفَّارٌ، وَلَا يَصْتَحِّ
الْإِيمَانُ إِلَّا بِقَبُولِ الْعِلْمِ الْمُوْجَدُ
وَتَرْكُ الْعِلْمِ الْمُفْقُودُ وَنَسْأَمُ
بِاللَّوْحِ وَالْقَلْمِ وَبِجُمِيعِ مَا فِيهِ
قَدْرُ قَمْ فَلَوْ اجْتَمَعَ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
عَلَى شَيْءٍ كَتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ
أَنَّهُ كَائِنٌ لِيَجْعَلُوهُ غَيْرَ كَائِنٍ لَمْ
يَقْدِرْ رَوْا عِلْيَهِ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا
كُلُّهُمْ عَلَى مَا لَمْ يَكْتَبْ اللَّهُ فِيهِ

لَهُ أَمْ طَحاوِيَ الْخَفْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ أَخْرَى بِاجْمَاعِ نَازَ كَيْ بَارَ مِنْ بَحْثٍ كَرْتَهُ هُوَ لَكَتَهُ مِنْ كَهْ.

تَلَكَ الصلوَةُ رَالْتِي صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَهُنَازَ دِحْرُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّ أَخْرَى

عَلَيْهِ وَلَآخْرَ (كَانَتْ صَلوَةً يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ پُرْصَحْ تَهْ) قِرَأَةً بِالْجَهْرِ وَالِّي نَازَ تَهْ كَيْ بَونَكَ أَكْرَ

وَلَوْلَادَكَ لَمَا عَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اِيْسَانَهُ هُوَ تَارِقِرَأَةَ بِالْجَهْرِ هُوَ تَيْ حَضُورَنَبِيِّ كَيْ

وَسَلَّمَ الْمَوْضِعُ الدَّى أَتَهْنِي إِلَيْهِ ابُوبَكَرُ مِنْ كَوْپَرَهْ كَلْتَهُ كَتَهْ بَنَجْهُ مِنْ اُورَنَبَجْهُ

الْقِرَأَةُ وَلَا عِلْمُهُ مِنْ خَلْفِ ابِي بَكَرٍ (پُرْصَنَهُ وَلَيْ لوْگُونَ كَوْپَرَهْ كَلْتَهُ اِيْسَانَهُ اَمْ طَحاوِيَ نَزَّ

(شِرْحِ معانِي الاِثَارِ جِ ۱ ص ۲۳) كَسْ طَرَحَ عِلْمَ غَيْبٍ كَيْ نَفْيَ كَيْ كَيْ بَيْتَ وَاضْحَى بَيْهِ۔
(سُوَاتِي)

کو ترک نہ کر دے، اور ہم اوح قلم پر بھی
ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ اس میں درج ہے
اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں لیس جو چیز اوح
میں لکھی ہوئی ہے، کہ یہ ہو کر ہے گی، اگر
ساری مخلوق جمع ہو کر اس کو روکنا چاہے
تو بھی اس پر قادر نہ ہو گی اور اسی طرح
جو چیز اند تعلیٰ نے اوح میں لکھنی نہیں۔
اگر ساری مخلوق کئھنی ہو کر اس کو موجود
کرنا چاہے تو اس پر قادر نہ ہو گی قیامت
تک پیش آنے والے واقعات درج
کرنے کے بعد قلم خشک ہو چکا ہے جو
چیز بندے سے خطا کر جائے لیعنی اس
کو نہ پہنچے وہ اس کو کبھی پہنچنے والی
نَهْ، اور جو چیز اس کو پہنچی ہے وہ
اس سے کبھی خطا کرنے والی نَهْ تھی۔
اور بندے پر لازم ہے کہ اس بات
کو جان لے کر اللَّهُ تَعَالَى کا علم اس کی

لِيَجْعَلُوهُ كَائِنًا لِلْمِيقَدِرِ وَالْعِلْيَهِ
جَفَّ الْقَلْمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ وَمَا أَخْطَأَ الْعَبْدَ لِمَ يَكِنِ
لِيَصِيبَهُ وَمَا أَصَابَهُ لِمَ يَكِنِ
لِيَخْطُطَهُ۔

وَعَلَى الْعَبْدِ إِنْ يَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
سَبَقَ عِلْمَهُ فِي كُلِّ كَائِنٍ مِنْ خَلْقِهِ

فَقَدْرَ ذَلِكَ بِمُشِيَّتِهِ تَقْدِيرًا
مَحْكُمًا مِبْرَمًا، لَيْسَ لَهُ ناقِصٌ
وَلَا مُعَقِّبٌ وَلَا مُزِيلٌ وَلَا
مُغَيِّرٌ وَلَا مُحْوِلٌ وَلَا زَائِدٌ وَلَا
ناقِصٌ، مِنْ خَلْقِهِ فِي سُمُوتِهِ
وَارِضِهِ، وَلَا يَكُونُ مَكْوَنُ الْا
بْتِكَوِينَهُ وَالْتِكَوِينُ لَا يَكُونُ
إِلَّا حَسْنًا جَمِيلًا وَذَلِكَ هُرْعَقْدَ
الْإِيمَانُ، وَأَصْوَلُ الْعِرْفَةِ.
وَالاعْتِرَافُ بِتَوْحِيدِ اللَّهِ تَعَالَى
وَرَبِّوبِيَّتِهِ كَما قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَ
خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ كَمَقْدِيرًا"
وَقَالَ تَعَالَى "وَكَانَ أَمْرُ رَبِّهِ قَدَرًا
مَقْدُورًا" فَوَيْلٌ لِمَنْ صَارَ اللَّهُ
فِي الْقَدْرِ خَصِيمًا وَاحْضُرَ لِلنَّظَرِ
فِيهِ قَلْبًا سَقِيمًا لِقَدْرِ التَّمَسِّ
بِوَهْمِهِ فِي فَحْصِ الْغَيْبِ سَرِّاً

مُخْلوقٍ مِنْ سَبَقَهُ بِهِ مُوْجَدٌ
بِجِيزٍ سَمْتَ عَلَقَ پَهْلَهُ، هُمْ مُوْجَدُهُ -
اللَّهُ تَعَالَى نَعَّلَهُ هُرْجِيزَ كَوَافِيَّتِهِ
سَامِحَهُ مُحْكَمٌ أَوْ قَطْعَنِيَّ تَقْدِيرِهِ كَمَسَاطِهِ أَيْكَ
أَنْدَازٍ مَمْدُورٍ كَيْبَهُ بِهِ جِيسَ كَوَافِيَّ تَوْزِّنَهُ
وَالآنْهِيَّنِ اُورَنَهُ اسَ كَوَافِيَّ تَبَيَّنَهُ بَلَذَنَهُ
وَالَا اُورَنَهُ بَلَذَنَهُ دَالَاهَبَهُ اُورَنَهُ اسَ
مِنْ كَسِيَّ قَسْمٍ كَالْتَغْيِيرِ وَبَيْدَلَ كَرَنَهُ دَالَا اُورَنَهُ
نَهُ اسَ كَوَافِيَّ بَهِيرَنَهُ دَالَاهَبَهُ، اُورَنَهُ
اسَ مِنْ كَوَافِيَّ زِيَادَتِيَّ اُورَكَسَهُ كَرَنَهُ دَالَاهَبَهُ
اسَ كَيْ اِرضِيَّ اُورَسَادِيَّ مُخْلوقٍ مِنْ كَوَافِيَّ
بَهِيَ اسَ كَيْ طَاقَتِهِيَّنِيَّ رَكْفَتَهُ اُورَكَوَافِيَّ
بَنَيَايَا هُوَارِ مُخْلوقٍ، اسَ كَيْ بَنَانَهُ كَهُ
بَغِيرِ نَهِيَّنِ هُوَسَكَتَهُ، يَمْكُونُ رَبَنَانَا اُورَ
اِيجَادَرَنَا، نَهِيَّنِ هُبَهُ بَهِيَّ مَكْرَحِسِيَّ اُورَجَمِيلِيَّعِينِيَّ
بَهِترَ اُورَخَوبَهُ بَهِيَّ اسَ مِنْ كَسِيَّ قَسْمٍ كَالْنَقْصِ
يَاعِيَّبَهُ نَهِيَّنِ، دَعِيَّبَهُ اُورَنَقْصَهُ اَكَرَ

كَتِيمَأَ وَعَادَ عَبَادَهُ مَا قَالَ فِيهِ
اَفَا كَا اَتَيْمَأَ.

مُوْگَا تُو وَهُ مُخْلوقٍ كَفَعَلَهُ مِنْ هُوْگَا خَدا
تَعَالَى كَأَكَامِ سَرَرِهِنَ وَخُوبِيَّ پَرْشَتمَلَهُ
اوْرِيَهِ يَا اِيمَانَ كَبَنِيَادَهُ اوْرَمَعْرَفَتَهُ كَاصْوِلَهُ
مِنْ دَاخِلَهُ اُورَاللهُ تَعَالَى كَيْ تَوْحِيدَهُ اوْرَاسِكَ
رَبِّوبِيَّتَهُ كَاعْتَرَافِهِ پَرْشَتمَلَهُ، جِيسَهُ
كَاللهُ تَعَالَى كَافَرَانَهُ مَبَارَكَهُ بَهِيَّ - "اللهُ
تَعَالَى نَعَّلَهُ هُرْجِيزَ كَوَافِيَّتِهِ اُكِيَّهُ بَهِيَّ اُورَاسَهُ
خَاصَّ تَقْدِيرِهِ بَهِيرَانِيَّهُ بَهِيَّ، نَيْزَاللهُ تَعَالَى
كَافَرَانَهُ بَهِيَّ، اَفَلَهُ تَعَالَى كَيْ بَاتَ طَشَّدَهُ
تَقْدِيرِهِ كَمَطَابِقَهُ بَهِيَّ، پَسَ بَلَاكَتَهُ بَهِيَّ
اِسَ شَخْصَهُ كَلَهُ جَوَ تَقْدِيرِهِ كَبَارَهُ مِنْ
اللهُ تَعَالَى كَمَخَالِفِهِ بَنَيَا هُيَّا اُورَاسَهُ نَعَّلَهُ تَقْدِيرِهِ
غَورَ وَفَلَكَرَنَهُ كَهُ لَيْهُ اَپَنَهُ بَهِارَدَهُ وَگِيَّ
اوْرَنَكَرَيَا شَكَرَنَهُ دَالَهُ، دَلَهُ كَوَهَرَفَ
کَيَا اُورَاسَ شَخْصَهُ نَعَّلَهُ اَپَنَهُ وَهَمَ كَسَاطِهِ
غَابَ اُمورَهُ کَيْ کَرِيدَهُ مِنْ اِيكَ پَوْشِيدَهُ اوْرَ
مَخْفِيَ رَانَهُ کَوَنَلَاشَهُ کَنَهُ کَيْ کَوَشَشَهُ کَيْ

اور جو بات اس نے اس بارہ میں کہی
ہے اس کی وجہ سے وہ جھوٹ باندھنے
والا گنہگار ثابت ہوا۔

وَعَلَىٰ أَلِهٖ مُعْتَرِفِينَ وَلَهُ بِكُلِّ مَا
قَالَ، وَأَخْبَرَ مُصَدِّقِينَ، وَلَا
خُوْضٌ فِي اللَّهِ وَلَا نَمَارٍ فِي اللَّهِ
وَلَا نُجَادُلُ فِي الْقُرْآنِ، وَنَعْلَمُ أَنَّهُ
كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَزَّلَ بِهِ
الرُّوحُ الْأَمِينُ، فَعَلَمَهُ سَيِّدُ
الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَىٰ أَلِهٖ أَجْمَعِينَ وَكَلَامُ
اللَّهِ تَعَالَى لَا يُسَاوِيهِ شَيْءٌ مِّنْ
كُلِّ أَنْوَاعِ الْمَخْلُوقِينَ وَلَا نَقُولُ
بِخَلْقِهِ -

اور ان کتابوں پر جو اندھے اپنے رسولوں،
پر نازل فرمائی ہیں ایمان رکھتے ہیں اور ہم
گواہی دیتے ہیں کہ انہیاں علیہم السلام واضح
اوکھے حق پر تھے۔ اور ہم اپنے قبلہ کی
طرف رخ کر کے نماز پر حصہ والوں کو
مسلمان اور مومن کہتے ہیں، جب تک
وہ اس بات پر قائم رہیں جس کو جناب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے ہیں
اور اس کا اعتراف کرنے والے ہوں
اور جو چیز اپنے فرمائی ہے یا جس کی خبر
دی ہے اس کی تصدیق کرنے والے ہوں
لیعنی جب تک ضروریات دین پر
ان کا ایمان ہو کسی گناہ کی وجہ سے ہم انکو
کافرنہیں کہتے) اور اللہ تعالیٰ کی ذات
کے بارہ میں ہم خوض نہیں کرتے (کیونکہ
عقل انسانی اللہ تعالیٰ کی ذات کو صحیح سے
دریاندہ اور عاجز ہے) اور ہم دین کے

وَالْعَرْشُ وَالْكَرْسُى حَقٌّ كَمَا
بَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَهُوَ
جَلَ جَلَالُهُ مُسْتَغْنٌ عَنِ الْعَرْشِ
وَمَادُونَهُ، مَحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ
وَفَوْقَهُ وَقَدْ أَعْجَزَ عَزَّ الْاحاطَةَ
خَلْقَهُ - وَنَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
إِنَّهُ أَبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَكَلِمَ
مُوسَى تَكْلِيمًا إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا
وَتَسْلِيمًا، نَؤْمِنُ بِالْمَلَائِكَةِ وَ
النَّبِيِّينَ وَالْكُتُبِ الْمَنَزَلَةَ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَنَشَهَدُ أَنَّهُم
عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ وَنَسْتَمِي أَهْلَ
قَبْلَتِنَا مُسَايِّدِنَ مُؤْمِنِينَ مَادَامُوا
بِمَجاَءِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَارِهِ میں حجَّگَهِ ابْحَی نہیں کرتے اور نہ ہم
قرآن میں مُجَادِلَه (زنادع) کرتے ہیں اور
ہم بِالْيَقِینِ جانتے ہیں۔ کہ قرآن ربِ الْعَالَمِينَ
کا کلام ہے، جس کو روحِ الْاِيمَانِ درَحْفَرَتْ
جَبَرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اللَّهُ تَعَالَیٰ کی طرف سے
لے کر نازل ہونے اور انہوں نے حضرت
محمد صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو وہ سکھایا اور
اللَّهُ تَعَالَیٰ کے کلام کے برابری طرح مخلوق
کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اور ہم قرآن کے
بَارِهِ میں یہ نہیں کہتے کہ وہ مخلوق ہے
(بلکہ وہ اللَّهُ تَعَالَیٰ کی صفت ہے اور قدیم ہے)
اور ہم مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت
نہیں کرتے اور اہلِ قبْلَةٍ میں سے کسی کی
گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے جب
تک کہ وہ اس گناہ کو حلال اور جائز نہ سمجھے۔
اور ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ایمان کے ساتھ
کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا جیسا کہ مر جو
دَلَانِ خَالِفِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

وَلَا شَهَدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَلَا شَغَافُ
لَمْسُّهُمْ وَنَخَافُ عَلَيْهِمْ، وَلَا
نُقْنِطُهُمْ، وَلَا مِنْ وَالَاِيَاسِ
يَنْقَلَانِ عَنِ الْمَلَةِ وَسَبِيلُ الْحَقِّ
بَيْنَهُمْ مَا لَاهُ الْقَبْلَةُ، فَلَا
نَخْرُجُ الْعَبْدَ مِنَ الْاِيمَانِ الا
بِحُجُودٍ فَإِذَا دَخَلُوهُ فِيهِ الْاِيمَانُ
هُوَ الْاَقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَالْتَّصْدِيقُ
بِالْحَنَانِ، وَأَنَّ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَیٰ فِي الْقُرْآنِ وَجَمِيعَ مَا
صَنَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّرِعِ وَالْبَيَانِ
حَقٌّ، وَالْاِيمَانُ وَاحِدٌ وَاهْلُهُ
فِي اَصْلِهِ سُوَاءٌ وَالْتَّفَاضُلُ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِيقَةِ بِالْتَّقْوَىٰ وَ
لِخَالِفَةِ الْهُوَنِ، وَمَلَائِكَةُ
الْاَوَّلِيَّ وَالْمُؤْمِنُونَ كَلَمْبُمْ اُولَيَّاً

فرقة کا عقیدہ ہے، اور تمہیک کام
کرنے والوں کے حق میں اسی درکھتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگذر فرمائیں
گے، لمیکن ان کے متعلق بالکل بے فکر
نہیں ہوتے اور نہ ان کے لئے قطعی
طور پر بہشت کی گواہی دیتے ہیں اور
ہم مسلمانوں کی جماعت میں سے جو
لوگ برائی کرتے ہیں ان کے لئے
اللہ تعالیٰ سے سخشن شر طلب کرتے ہیں
اور ان پر اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خوف
کھاتے ہیں، لمیکن ہم ان کو حرجت خداوند
سے بالکل مایوس بھی نہیں کرتے،
اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بالکل بے فکر
ہونا اور اس کی رحمت سے مایوس ہو
جانایہ دونوں باتیں ملت سے خارج
کر دیتی ہیں؛ اہل قبلہ کے لئے حق کا
راسہ ان دونوں بالوں کے دریافت بیان

الروحُنِ دَأْكِرْ مَهْمَ طَوْعُهُم
بِالْتَّقْيَى وَالْمَعْرِفَةِ وَاتَّبَعُهُم
الْقُرْآنَ۔

ہے والا ایمان بین الخوف والرجاء
اور ہم کسی بندہ کو ایمان سے خارج نہیں
قرار دیتے، اسونے اس کے کروہ اس
بات کا انکار کر دے، جس بات نے
اس کو ایمان میں داخل کیا ہے (یعنی
ضروریاً وین میں سے کسی بات کا انکار کر دے۔
جس کے اقرار سے وہ ایمان میں داخل
ہوا تھا، اُسی کے انکار سے خارج از ایمان
ہو جائیگا) اور ایمان نامہ زبان سے
اقرار اور دل سے تصدیق کا، اور جو کچھ
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نازل کیا ہے
اور جو کچھ جناب نبی کریم صدّل اللہ علیہ وسلم
سے انور شرع میں سے صحیح طریق پر ثابت
ہے۔ اور جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے وہ
برحق ہے۔ اور ایمان واحد راستی ہے

الْإِيمَانُ أَصْلُ مَا وَهَىٰ، لِعِنْهِ حِلْ جِنْ جِنْ بَاتُونْ پِرْ إِيمَانُ لَا نَأْخْرُونْ مَبْيَ ہے ان میں
سب برادر ہیں لیکن کیت کے اعتبار سے، اگرچہ کیفیت میں سب رباتی حاشیہ ص ۳۷ پر ملاحظہ ہو

اور ایمان والے اصل ایمان میں برا برہیں۔
اور جس کو اس میں ایک دوسرے پر فضیلت
حاصل ہے تو وہ درحقیقت تقویٰ خواش
نفسانی کی مخالفت اور بہتر ہیزون کے
التزام کی وجہ سے ہے۔ اور مومن سب
اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں، اور ان میں
سے زیادہ بزرگ زیدہ وود ہے جو پرہیزگاری
او مرعرفت کی بنیاد پر زیادہ مطیع ہو اور جو
زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کا اتباع
کرنے والا ہو۔

اور ایمان اللہ تعالیٰ کی دلیلی اس کی
والا ایمان هو الا ایمان باللہ و
ذات و صفات او اسماء کی تصدیق کا نام
ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم

رض ۲۶ کا بقیر حاشیہ) برا برہیں بعض کو بعض پر پر تری حاصل ہے۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ
اصل ایمان تو بسط (تصدیق قلبی) ہے۔ اور ایمان کامل جس میں اعمال بھی داخل ہیں۔ اس میں
کمی بیشی ہوتی ہے۔ اور امام غزالیؒ فرماتے ہیں نفس ایمان میں بھی کمی زیادتی ہوتی ہے لیکن لا مل
کے علم اور عدم علم کی بنیاد پر، لا مل کا علم جس قدر زیادہ ہو گا، ایمان اتنا ہی قوی ہو گا اور
جناد لا مل کا علم کم ہو گا، ایمان میں اتنا ہی ضعف ہو گا (سواتی)

الآخر والبعث بعد الموت
والقدر خيره وشره وحلوه
ومرتاح من الله تعالى ونحن مؤمنون
بذلك ح عليه لا نفرق بين
احد من رسوله ونصدق
كل هم على ماجاء به واهل
الكبار في النار لا يخليون اذا
ماتوا وهم موحدون، وإن
لم يكونوا تائبين بعد ان لقو الله
عز وجل عارفين، وهُم في
مشيئة وحكمه، إن شاء عفر
لهם وعف عنهم بفضله كما
ذكر الله عز وجل في كتابه
”ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء“
وإن شاء عذ بهم في النار بقدر
جنايتهم بعد له ثم يخرجهم
منها برحمته.

ہے، اور اس کے فرشتوں تمام کتابوں
اور رسولوں کی اور آخرت کے دن کی
اور موت کے بعد اٹھائے جانے کی
موت کے بعد وبارہ زندگی کی تصدیق
ہے، اور تقدیر کی تصدیق کہ خیر اور شر
تلخ و شیری سب اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہے۔ اور ہم ان سب پر ایمان رکھتے
ہیں، اور ہم اس کے رسولوں میں سے
کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے
ذکر بعض کو نہیں اور بعض کا انکار کرتیں
جیسے یہود و نحیرہ نؤمن بعض
ونکفر بعض کے قائل ہیں، بلکہ ہم
سب کو مانتے ہیں، اور انہیا علیہم السلام
الله تعالیٰ کی طرف سے جو دین و تسلیم
لائے ہیں، ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔
اور اہل کتاب رکبیرہ گناہ کرنے والے
ہمیشہ دوزخ میں نہیں رکھے جائیں گے۔

جب کہ ان کی موت توحید پر ہوئی ہو۔
اگرچہ انہوں نے گناہ کے بعد توہہ نہ
کی ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات اس
حالت میں انہوں نے کی ہو کہ وہ اللہ
کی معرفت (توحید کا یقین) رکھتے تھے
اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ مشیخت اور
اس کے حکم میں ہیں۔ اگر وہ چاہے تو
ان کو بخشندرے اور اپنے فضل کے ساتھ
انہیں معاف کر دے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔
کہ وہ جس کو چاہے معاف کر دے۔
ان لوگوں کے سوا جنہوں نے شرک
کا ارتکاب کیا ہے، اور اگر چاہے
تو اپنے عدل سے ان کے گناہ کے
اندازہ کے مطابق ان کو دوزخ میں
رکھے پھر ان کو اپنی رحمت اور طاعوت
گزاروں کی شفاعت سے۔

وَشَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ مِنْ أَهْلِ
طَاعَةِ شَرِيكِهِمْ إِلَى جَنَّتِهِ
ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ جَلَ جَلَالَهُ
مَوْلَى لِأَهْلِ مَعْرِفَتِهِ وَلَمْ يَجِدْ
فِي الدَّارِينَ كَاهْلَ نِكْرِيَّةِ الظِّنِّ
خَابَ مَنْ هَدَاهُتِهِ وَلَمْ يَتَالِوا
هُنْ وَلَا يَتَهُّهُ اللَّهُمَّ يَا أَوَّلَ الْأَسْلَامِ
وَاهْلَهُ مَسْتَدِّنَا بِالْأَسْلَامِ حَتَّى نَلْقَا
وَتُوَى الصَّلُوةُ خَلْفَ كُلِّ بَرِّ وَفَاجِرٍ
مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ وَعَلَى مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ
وَلَا تَنْزُلُ أَحَدًا مِنْهُمْ جَنَّةً
وَلَا نَارًا، وَلَا نَشَهدُ عَلَيْهِمْ
بَكْفِرٍ وَلَا يَشْرُكُونَ وَلَا بِنَفَاقٍ مَا
لَمْ يَظْهُرْ مِنْهُمْ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ
وَنَزُدُ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى -

دُونَخَ سَرَّ نَكَالِ فَرَّهُ اُورَجَهْرَانَ كُوْبَهْشَتَ
مِنْ بَيْنِهِجَادَهُ اسَ لَهُ كَرَانَهُ تَعَالَى الْمَوْلَى
أَوْ رَآ قَاهِبَهُ انَ لَوْگُونَ كَاجَوَاسَ كِيْمَرْفَتَ
رَكْهَتَهُ بَهِنَ اُورَلِيَسَهُ لَوْگُونَ كَوَانَهُ تَعَالَى
دُونَوْنَ جَهَاهَ مِنْ انَ لَوْگُونَ كِيْ طَرَحَ بَهِنَسَ
بَنَلَهُ كَاجَوَانَهُ كِيْمَرْفَتَ بَهِنَسَ رَكْهَتَهُ
اُورَجَوَاسَ كِيْ بَدَارِتَ حَاصِلَ كَرَنَهُ سَهُ
نَاكَامَهُ بَهِنَسَ - اُورَانَهُ تَعَالَى كِيْ دَوْتَيَ
حَاصِلَنَهُسَ كَرَسَكَهُ دَعَاهُ، اَسَهُ اَنَشَدَ
قَوَاسِلَمَ اوْ رَاهِلَ اَسِلَمَ كَاوَلِي اوْ رَصَرَپَهُ
وَكَارَسَازَهُ بَهِنَمَ كَوَاسِلَمَ پَرَضِبُوْطَ
اوْ ثَابَتَ قَدَمَ رَكْهَنَاهِهَانَ تَكَ كَهُ
تَجَهَهُ سَهُ جَالَمِيَسَ -

اوْ رَهِمَ اَهْلَ قَبِيلَهُ مِنْ سَهِنِيْكَ وَبَدَ
كَهُ تَسْجِهَهُ نَازَهُ پَرَصَنَاهَ جَازَهُ سَهِجَتَهُ بَهِنَسَ -
اَشَبَرَلِيَلَهُ كَهُ عَقِيدَهُ دَرَسَتَهُ هُوْ صَرَفَ عَلَهُ
مِنْ كَوَتَاهِيَهُ بَهِنَسَ اُورَاسِيَ طَرَحَ انَ مِنْ

سَهُ جَوَرَجَاهَسَ اَسَهُ كَنَازَجَنَازَهُ پَرَصَنَاهَ
جَازَهُ اَورَهُجَتَهُ مَانَتَهُ بَهِنَسَ، هَمَ قَطْعَنِي
اوْ لَقِينِي طَورَ پَرَانَ مِنْ سَهُ كَسَيِ كَوَهْشَتَ
يَادَوْرَخَ كَاسَرَاهَارَهُبَهِسَ قَرَارَ دَيَتَهُ،
اوْ رَهِنَهُمَ انَ مِنْ سَهُ كَسَيِ پَرَكَفَوَثَرَكَ
يَانَفَاقَ كَگَوَاهِي دَيَتَهُ بَهِنَسَ جَبَتَكَ كَهُ
انَ مِنْ سَهُ كَسَيِ سَهُ اَسَقَسَمَ كِيْ كَوَنِي
چَيْزَ ظَاهِرَهُ بَوَ، رَهَسَهُ انَ كَهُ اَنْدَرَوَنِي
اَسَرَارَهُبَهِسَ هَمَ اَنَشَدَهُ كَهُ پَهِرَدَكَتَهُ
بَهِنَسَ -

اوْ رَهِمَ حَضَرَتَ مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ
اَمْتَهُ كَهُ فَرَدَپَرَتَلَوَارَ اَلْحَمَانَ اَقْتَلَ كَرَنَاهُ
جَازَهُبَهِسَ سَهِجَتَهُ سَهُ اَسَهُ شَخْصَ كَهُ
جَسَ پَرَتَلَوَارَ وَاجِبَهُ بَوَچَلَهُ بَهِنَسَ (الْعِنْيَى)
جَسَ كَاَقْتَلَ كَرَنَاهِرَوَهُ شَرِيعَتَجَازَهُ
اوْ مَبَاحَهُ بَهِنَسَ اوْ رَهِمَ اَپَنِي اَمْهَهُ اوْ رَحْكَامَ
كَهُ خَلَافَ بَغَاوَتَ كَرَنَاهِزَهُبَهِسَ سَهِجَتَهُ

وَلَا تَرَى السَّيْفَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ
أَمْتَهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَمْنُ وَجَبَ عَلَيْهِ السَّيْفُ،
وَلَا تَرَى الْجَزِيرَةَ عَلَى أَمْتَنَنَا وَلَوْلَةَ
اَمْوَانَا وَإِنْ جَارُوا، وَلَا نَدْعُوا
عَلَيْهِمْ، وَلَا نَنْزِعَ يَدَّاً مِنْ
طَاعَتِهِمْ وَنَرَى طَاعَتِهِمْ مِنْ طَاعَتِهِ

اللَّهُ أَعْزُ وَجْلَ فِرِيْضَةً مَا لَمْ
يَأْمُرُوا بِمُعْصِيَةٍ، وَنَذَرُوا
لَهُمْ بِالصَّالِحِ وَالْمَعْفَافِ
وَنَتَّبَعُ السَّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ، وَ
نَجْتَنِبُ الشَّذْوَذَ، وَالْخَلَافَ
وَالْفَرَقَةَ، وَنَحْبُ اهْلَ الْعَدْلِ
وَالْاِمَانَةَ، وَنَبْغُضُ اهْلَ الْجُورِ
وَالْخِيَانَةَ، وَنَقُولُ اللَّهُ أَعْلَمَ
فِيمَا أَشْتَيْهُ عَلَيْتَ أَعْلَمَهُ، وَ
نَوَّنَى الْمَسْمَحَ عَلَى الْخَفِينَ فِي السَّفَرِ

لَهُ چنانچہ حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں:-

فَعَلِيُّ الْمُؤْمِنِ پَرِ لَازِمٌ ہے سُنْنَتُ اور جماعتُ
كَا اتِّبَاعُ كَرَنَا، پَرِ سُنْنَتُ وَهُوَ ہے جِسُّ كَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّ مُقْرَنُ فِي
أَوْ جَمَاعَتُ وَهُوَ ہے جِسُّ پَرِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَصَحَابَهُ فِي اِتْفَاقٍ كَ
الْأُمَّةِ الْأَرْبَعَةِ الْخَلْفَاءِ الرَّاشِدِينَ
الْمَهْدِيَّينَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ اجْمَعِينَ۔

كَا اتِّبَاعُ كَرَنَّتِي ہیں اور ہم علیْہِمْ کَلَّا خَلَافَ
اوْ فَرَقَهُ بَنَدِی سَيِّسَ اجْتِنَارَبَ كَرَنَّتِي ہیں،
اوْ ہم عَدْلَ اوْ رَأْيَتَ وَالْوَلَوْ سَيِّجَتَ
كَرَنَّتِي ہیں ظَلَمَ اور خِيَانَتَ كَرَنَّتِي
وَالْوَلَوْ سَيِّغَنَّ رَكْتَهُ ہیں۔ اور ان حِیزوں
کَرَبَہ میں ہم کہتے ہیں جِنْکَانَ عَلَمَنَمْ مِرْشَقَتَہ
ہے کَه اَللَّهُ تَعَالَیٰ ہی ان کو ہم تَجَانَتَہ ہے
اوْ ہم موزوں پَرْ سَعَنَ كَرَنَّا سَفَرَ وَ حَضَرَ
میں جَانَزَ سَمَجَتَہ ہیں جَیْسَا کَه حَدِیثَ میں
آیا ہے مُسْلِمَانَ حَکَامَ اور اُمَّهَ کَی مَعِیَتَ
میں حَجَجَ اور جَهَادَ قِيَامَتَ تَک جَارِی
رَہَنَے وَالَّی فَرَأَنَھُ میں، خَوَاهَ وَهَ حَکَامَ
نِیکَ ہوں یا بدَ، اس حَجَجَ اور جَهَادَ کَوْ
کوئی حِیزَرَ بَاطِلَ كَرَسَکَتَی ہے نَاسَتَ قَوْرَسَکَتَی ہے۔
اوْ ہم کِرَمَا کَابِیں پَرِ ایمان رَكْتَهُ ہیں لَعْنِی
وَهَ بِرْگَ فَرَسَتَہ جَوَ اعْمَالَ لَكَتَهُ ہیں اور
بِیشَکَ اللَّهُ تَعَالَیٰ نَنَقَشَتَوں کَوْ ہم

وَنَؤْمِنُ بِالْكَرَامِ الْكَاتِبِینَ، وَان
اللَّهُ تَعَالَیٰ قَدْ جَعَلَهُمْ عَلَيْنَا حَافِظِينَ
وَنَؤْمِنُ بِمَلَكِ الْمَوْتِ الْمُؤْكَلِ بِقَبْضِ

ارواح العالمین، نؤمِنْ بعذاب القبر و نعیمه ملن کان لذلک اهلاً، و بسوال منکرو نکیر للہیت فی قبرہ عن ربہ و دینہ و نبیہ علی ماجاءت به الاحمار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن اصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین و القبر و ضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران، و نؤمِنْ بالبعث و جزاء الاعمال یوم القيامة والعرض، والحساب و قراءۃ الكتب والثواب والعقاب والصراط والمیزان۔

پر محافظہ ان بنایا ہے۔ (العنی اعمال کی حفاظت کرتے ہیں) اور ہم ملک الموت پر ایمان رکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کے قبض کرنے پر مقرر کیا ہے۔ اور ہم غداب قبر اور اس کی نعمتوں پر ایمان رکھتے ہیں اس کے لئے جو اس کا اہل ہو، اور ہم اس پڑھی ایمان رکھتے ہیں کہ میت سے قبر میں منکر اور نکیر سوال کرتے ہیں، اس کے رب کے بارہ میں اس کے دین کے بارہ میں اور جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں آیا ہے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے۔

اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے راہل ایمان کے لئے، یاد و ذرخ

کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے راہل کفر و شرک، فساق و فجوار اور زانقین وغیرہم کیلئے اور ہم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کے دن اعمال کی جزا رپر ایمان رکھتے ہیں۔ اعمال نامے پیش کئے جانے اور حساب، اور اعمال نامے جن کتابوں میں درج ہیں ان کے پڑھتے جانے اور ثواب، اور غداب، اور پل صراط سے گزرنے اور اعمال کے توے جانے پر ایمان رکھتے ہیں۔

اور تبعث لعینی اجسام کا دوبارہ اٹھانا، اٹھا کر تما اور ان کو زندہ کرنا قیامت کے دن برحق ہے، اور جنت اور دوزخ دونوں پیدا کی ہوئی ہیں اور ان دونوں پرفنا اور بلاقت نہیں را ان دونوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ رکھے گا) اور اللہ تعالیٰ

البعث هو حشر الاجساد، واحياءها يوم القيمة، حق والجنة والنار مخلوقتان لا يفنين ابداً ولا يبيدان فان الله تعالى خلق الجنة والنار قبل الخلق وخلق لها اهلاً فهن شا

منهم للجنة فضلا منه، ومن شاء منهم للنار عدلاً منه، وكل يعلم لما فرغ منه وصائراته مخلوق له والخير والشر مقدران على العباد، والاستطاعة ضربان أحد هما الاستطاعة التي يوجد بها الفعل من نحو التوفيق الذى لا يجوز ان يوصف المخلوق به فهى مع الفعل، واما الاستطاعة التي من جهة الصحة والوسع والتمكن وسلامة الالات فهى قبل الفعل وهو كما قال الله تعالى لا يكفي الله نفسا الا وسعها.

نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا ہے اور جنت اور دوزخ کے اہل بھی پیدا کئے ہیں پس جس کو چاہیگا ان میں اپنے فضل سے جنت کا اہل بنادے گا اور جسے چاہے گا عدل کے ساتھ دوزخ کا اہل بنائیگا اور ہر ایک شخص وہی کام کرتا ہے جس کے کرنے کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف فراغت ہو چکی ہے اور ہر ایک اسی چیز کی طرف لوٹنے والا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

اور خیر زیکل، اور شر بدی، دونوں بندوں کے حق میں راشد تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں۔

اور استطاعت دکام کرنے کی طاقت دو قسم ہے ایک استطاعت وہ ہے جس کے ساتھ فعل اور کام ہوتا ہے جیسا کہ

کام کرنے کی توفیق جو کام کے ساتھ ہی مل ہوئی ہوتی ہے۔ یہ توفیق وہ ہے کہ مخلوق اس کے ساتھ موصوف نہیں ہو سکتی دلیعین یہ توفیق مخلوق کی صفت اور ان کا کام نہیں ہے یہ تو ائمۃ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کو نصیب ہوتی ہے) اور استطاعت کی دوسری قسم وہ ہے جو صحت و تدرستی اور کام کرنے کی وسعت و طاقت اور کام کرنے پر قابو پانے اور آلات راعظاء و بوارج اور دیگر کام کرنے کے آلات) کی سلامتی سے درمعبس ہے۔

تو یہ استطاعت فعل سے پہلے ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کافر مانہ باکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔

اور بندوں کے افعال کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور بندے ان کا اکتساب

و افعال العباد خلقُ اللہ و کسبُ
الْعَبَادِ وَلَمْ يَكُلِّفْهُمْ اللَّهُ تَعَالَى لَا

مَا يَطِيقُونَ، وَلَا يُطِيقُونَ إِلَّا
مَا كُلِّفُوا وَهُوَ تَفْسِيرٌ لِّا حَوْلٍ
وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
تَقُولُ لِحِيلَةٍ لَّا حِيدٍ، وَلَا حَوْلٍ
لَّا حِيدٍ وَلَا حَرْكَةٍ لَّا حِيدٍ عَنْ
مُعْصِيَةِ اللَّهِ إِلَّا بِمَعْوِنَةِ اللَّهِ
وَلَا قُوَّةٌ لَّا حِيدٌ عَلَى إِقَامَةِ طَاعَةِ
اللَّهِ وَالثِّبَاتِ عَلَيْهَا إِلَّا بِتَوْفِيقٍ
اللَّهُ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجْرِي بِمُشِيَّةِ اللَّهِ
وَقَضَائِيهِ فَغَلْبَتْ مُشَيَّعَةَ
الْمُشَيَّئَاتِ كُلُّهَا وَغَلَبَ قَضَائِيهِ
الْحَيْلَ كُلُّهَا يَفْعُلُ اَللَّهُ مَا يَشَاءُ وَ
وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ اَحَدٌ اَلَا يُسْتَئِلُ
عَنَّا يَفْعُلُ وَهُمْ يُسْكُلُونَ، وَمَنْ
دَعَاهُ الْاحِيَاءَ وَصَدَّقَتْهُمْ مِنْفَعَتُ
الْلَّامَوَاتِ، وَاللَّهُ يَسْتَجِيبُ الدُّعَوَاتِ
وَيَقْضِي الْحَاجَاتِ وَيَمْلِكُ كُلُّ شَيْءٍ

اور اس کے فیصلہ کے مطابق جاری ہوئی
ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت تمام مشیتوں
پر غالب ہے اور اللہ تعالیٰ کی قضاۓ اور
اس کا فیصلہ تمام ہیں اور تمدیروں
پر غالب ہے، اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرنا
ہے اور وہ کسی پر زر یادی اور ظلم نہیں
کرتا۔ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ اس کے بارہ
یہ اس سے نہیں پوچھا جا سکتا
اور مخلوقات سے سوال کیا جائے گا۔
زندہ لوگوں کے دعا کرنے اور صدقات
دینے میں مردوں کے لئے فائدہ ہے۔
اور اللہ تعالیٰ ہی دعاوں کو قبول فرماتا
ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمام حاجتوں کو
پورا کرتا ہے۔ وہی ہر چیز کا مالک ہے
اور کوئی چیز اس کی مالک نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ سے آنکھ جھپکنے کی مدت
تک کسی طرح کسی قسم کی بے نیازی

وَلَا يَمْلِكُ كُلُّ شَيْءٍ وَلَا غَنِيٌّ عَنِ اللَّهِ
طَرْفَةٌ عَيْنٌ وَمَنْ اسْتَغْنَى عَنِ
اللَّهِ طَرْفَةٌ عَيْنٌ فَقَدْ كَفَرَ، وَ
كَانَ مِنْ أَهْلِ الْحَيْنٍ اللَّهُ يَعْصِبُ
وَيُوْضِنُ لَا كَاحِدٌ مِنَ الْوَرْنَى۔

اور بے پرواں نہیں کی جا سکتی اور جو انکھم حبیکے کی مدت تک بھی اللہ تعالیٰ سے بے پرواں اختیار کرے گا وہ کافر ہو گا۔ اور بلاکت والوں میں ہو جائیگا اور آنہ تعالیٰ نا راض ہوتا ہے اور راضی ہوتا ہے، مگر ایسے نہیں جس طرح مخلوق نا راض یا نخوش ہوتی ہے۔

(اوہ ہم جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ رضوان اللہ علیہم جمیعین سے محبت کرتے ہیں اور کسی ایک کی محبت میں علو اور زیادتی نہیں کرتے اور نہ ان میں سے کسی سے بیزاری اور تبریز کرتے ہیں۔ اور ہم ان لوگوں سے لعنة رکھتے ہیں جو حضرات صحابہ کرام سے بعض رکھتے ہیں اور ان کا برائی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں؛ اور ہم حضرات صحابہ کرام کا سوال ٹیک کے ذکر نہیں کرتے۔

وَنَحْبُ اصحابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَفْرَطُ فِي حَبَّ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَلَا نَتَبَرَّأُ مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَبْغُضُ مِنْ بَغْضَهُمْ وَنَعْصِيرُ الْحَقَّ يَذْكُرُهُمْ وَلَا نَذْكُرُهُمْ إِلَّا بِالْخَيْرِ وَجَبَّهُمْ دِيَنَ وَآيَمَانَ وَاحْسَانَ وَنَعْصِمُهُمْ كُفَّرُ وَنَفَاقُ وَطُغْيَانٌ وَنُثْبِتُ الْخِلَافَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ وَأَلَّا يَبْكُوا الصَّدِيقَ

حضرات صحابہ سے محبت دین، آیمان اور احسان داعلی درجہ کی نیکی، ہے اور حضرات صحابہ کرام سے نیفض، کفر، نفاق اور سکشی ہے۔

اوہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام حضرات صحابہ کرام پر فضیلت دیتے ہوئے اور ہم امت پر تقدم سمجھتے ہوئے سب سے پہلے خلافت کا اثبات حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لئے کرتے ہیں، پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطابؓ کے لئے پھر حضرت عثمانؓ کے لئے اور پھر حضرت علی بن ابی طالبؓ کے لئے اور ہم حضرات خلفاء راشدین ہیں اور بدلت یافتہ ائمہ اور پیشواؤں ہیں۔

اوہ یہ شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ وہ حضرات صحابہ کرام جنکا حضور

رضی اللہ عنہ تفضیل اللہ و تقدیماً علیٰ جمیع الاممِ ثم لعمَر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ثُمَّ لعَلَیٰ بن ابی طَالِبٍ رضِیَ اللہُ عَنْهُ وَ هُمُ الْخَلْفَاءُ الرَّاشِدُونَ وَ الْائِمَّةُ الْمَهْدِيُّونَ وَ اَنَّ الْعَشْرَ الَّذِينَ سَمَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشَهَدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ عَلَىٰ مَا شَهَدَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَوْلُهُ الْحَقُّ، وَ هُمُ ابْوَ بَكْرٍ وَ ابْرَارٍ وَ عُثْمَانَ وَ عَلَىٰ وَ طَحْنَةَ وَ الْزِيَّرِ وَ سَعْدَ وَ سَعِيدَ وَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ وَ ابْوَ عَبِيدَةِ ابْنِ الْجَرَاحِ، وَ هُمْ اَمْنَاءُ هَذِهِ الْاَمْمَةِ رضِیَ اللہُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ۔

وَ مِنْ اَحْسَنِ الْقَوْلِ فِي اَصْحَابٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وازواجه وذریاتہ فقد برئی
مِنَ النِّفَاقِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر ان کو
بشارت سنائی۔ ہم ان کے متعلق حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق
بہشت کی گواہی دیتے ہیں اور انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان برق حق ہے۔
اور وہ حضرات صحابہ کرام حضرت ابو بکر
صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان،
حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زہیر
حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت
عبد الرحمن بن عوف اور حضرت ابو عبیدہ
بن الجراح ہیں اور یہ اس اقتدار کے میں
ہیں رضی اللہ عنہم جمیعین اور جس شخص
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کرام اور آپ کی ازواج مطہرت اور
اولاد پاک کے بارہ میں اچھی بات
کہی۔ تو ایسا شخص نفاق سے برباد ہو گا
اوہ اگر ان کے متعلق کسی قسم کی بدگمانی

وَعَلَمَاءُ السَّلْفِ مِن الصَّالِحِينَ
السَّابِقِينَ وَالْتَّابِعِينَ وَمِنْ
بَعْدِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْأَشْرِ
وَأَهْلِ الْفَقْدِ وَالنَّظَرِ لَا يَذْكُرُونَ
إِلَّا بِالْجَمِيلِ، وَمِنْ ذَكْرِهِمْ بِسُوءِ
فَهُوَ عَلَى غَيْرِ السَّبِيلِ، وَلَا نَفْضَلُ
وَاحِدًا مِنَ الْأَوْلَيَاءِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ
وَنَقُولُ نَبِيًّا وَاحِدَّاً أَفْضَلَ مِنْ جَمِيعِ
الْأَوْلَيَاءِ، وَنَؤْمِنُ بِمَا جَاءَ مِنْ كُرَّلَاهِمْ
وَصَحَّ عن الثِّقَاتِ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ وَ
نَؤْمِنُ بِخَرْوَجِ الدِّجَالِ، وَنَزَولِ
عِيسَى بْنِ مُرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
عَنِ السَّمَاءِ وَبَخْرُوْجِ يَاجُوجِ وَ

سَوْطَنِ، تَحْقِرُ، اسْتَهْزِئُ بِيَا سَوْءَادِيِّ
كَرِيْگا تو ایسا شخص اہل سنت والجماعۃ
اور اہل حق کے زمرہ میں شامل ہو گا)
۱۶ سو اتی۔

اور علماء سلف صالحین جو پہلے گزر
چکے ہیں اور ان کا اتباع کرنے والے
اور ان کے بعد آئے والے بہتری اور
نیکی والے لوگ اور حدیث نقل کرنے
اور اہل فقہ (فقہ کے مہر) اور نظر و
قياس والے بزرگ ان سب کا ذکر
سوائے نیکی کے دوست نہیں اور جو
شخص ان کو برائی سے ذکر کرے گا وہ
راہِ راست پر نہیں ہو گا اور ہم اولیاء اللہ
میں سے کسی کو انبیاء علیہم السلام پر
فضیلت نہیں دیتے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں
کہ نبی ایک بھی رہنماء اولیاء سے زیادہ
فضیلت رکھتا ہے۔

ما جو جو نہ صن بسط میں عالم
من مغرب بھا و خروج دابۃ الارض
من موضعها - ولا نصدق کا هتا
ولا عرافاً ولا من يدعی شيئاً
بخلاف الكتاب والسنۃ و
اجماع الامة و نری الجماعة حقاً
وصواباً والفرقۃ ذیغاً وعداً بآ.

او رجوا ولیار کی کرات ہیں اور وہ ثقہ
راویوں سے ثابت ہیں، ان پر ہمارا
ایمان ہے۔ او رہم دجال کے خروج
پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان
سے نزول پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم یا یوحنا
و ماجوں کے خروج اور سورج کے مغرب
کی طرف سے طلوع ہونے اور دایۃ الارض
کے اپنے مقام سے خروج پر ایمان رکھتے
ہیں۔ او رہم کسی کامن غیب کی نہیں
بتانے کے دعویٰ (ار) اور عراف یعنی
گم شدہ چیز اور سرد وغیرہ کی جگہ
بتانے والا، کی تصدیق نہیں کرتے۔

* حضرت مولانا شاہ عبدالقدار محدث دہلویؒ قرآن کریم کے حاشیہ میں فرماتے
ہیں: "قیامت سے پہلے لکھ کا صفا پہاڑ پھٹھے گا اس میں سے ایک جانور نکلا گا لوگوں
سے باہمیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور پھٹھے
منکروں کو نشان دے کر جدا جدا کر دے گا"

(سورہ نحل کا حاشیہ) سواتی

و دین ادله عز و جل
فی السمااء والارض واحد
و هُو دین الاسلام
قال اللہ تعالیٰ، إِنَّ اتْرِيَّنَ
عِثْمَةَ اللَّهِ الْاِسْلَامَ و
قَالَ تَعَالَى " و رضیتُ
تَكْمِمُ الْاِسْلَامَ دِينًا و

اور نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کرتے
ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) اور اجماع ائمۃ کے
خلاف کسی چیز کا دعویٰ کرتا ہو، اور
اہل سنت و جماعت کو حق اور ٹھیک
سمجھتے ہیں اور تفرقہ نہیں کو کچھ روی
سمجھتے ہیں اور غذاب سمجھتے ہیں۔
اور غذاب سمجھتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا دین آسمان اور زمین
میں ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ،
بے شک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اسلام ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے تمہارے
لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔

لئے امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ خطابی وغیرہ محدثین نے فرمایا ہے کہ عراف وہ ہے کہ مسروق
چیز اور گم شدہ چیز کی جگہ بنانے اور اس کی معرفت کا کاروبار کرتا ہے، کہ بہانت کی طرح ثعلبیت
نے اس کی بھی تکذیب کی ہے۔ (نووی علی المسلم ج ۲ ص ۲۳۳) (سواتی)

هوبین الغلو والتقصیر
والتشبيه والتعطيل وبيان
الجبر والقدر وبيان الامان و
اليائس، فهذا دیننا واعتقادنا
ظاهر او باطننا۔

لہ علو کا معنی حدا سے بڑھنا اور تجاوز کرنا ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے دین میں
غلو اختیار کیا خدا میں منصب انسانوں کیلئے ثابت کیا اور انسانی صفات اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت
کیں، حضرت علیہ السلام اور حضرت عزیزؑ کو خدا کا بیٹا کہنا، اور احجار و رہیان کیلئے منصب تحلیل و
تحمیم ثابت کرنا اسی قسم میں داخل ہے (یا اہل الکتاب لاغلوانی دینکر) اور تشییر کا معنی اللہ
 تعالیٰ کو مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ تشییر دینا جیسا کہ گراہ فرقہ مشتبہ نے کیا ہے تعطیل
کا معنی خدا تعالیٰ کو صفات سے خالی سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی ذات تو ہے لیکن اس کے لئے کوئی صفت
نہیں جیسا کہ گراہ فرقہ "معطلہ" کا عقیدہ ہے۔ اور جبکہ کامعنی یہ ہے کہ انسان کو کوئی اختیار نہیں
وہ جو کچھ کرتا ہے یہ جبکہ فرقہ کا عقیدہ ہے اقداریہ۔ تقدیر کے منکر لوگ جو یہ کہتے
ہیں انسان جو کچھ کرتا ہے اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی وصل
نہیں، یہ خدا کی تقدیر کو نہیں مانتے۔

اور اسی طرح خدا تعالیٰ کی گرفت سے بے خوف ہو جانا اور خدا کی رحمت سے مالوں بونا جی
کفر کی بات ہے (ولایتیاً مِنْ رَوْحِ اللَّهِ الْأَلِّ قَوْمُ الْكَافِرُونَ) (رسوی)

اور ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے براءت
اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں ہر اس
شخص سے جو اس عقیدہ کا مخالف ہے
جس کو ہم نے ذکر اور بیان کیا ہے۔
اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں
کہ وہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھے
اور ایمان پر ہمیں ہمارا خاتمہ کرے اور
ہم کو دین سے اختلاف رکھنے والی خواہش
سے بچائے اور متفرق آراء سے ہماری
حافظات فرائے، ردیٰ نداہب سے
ہمیں محفوظ رکھے۔ مشتبہ، جہنمیہ، جہریہ
اور قدریہ اور ان کے علاوہ دوسرے
گراہ فرقے جنہوں نے جماعت کی
مخالفت کی ہے اور گمراہی سے دولت اُن
کیا ہے ہم ان سب سے بیزاریں اور
وہ ہمارے نزدیک ردیٰ قسم کے گراہ ہیں۔
اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور

نَحْنُ بِرَاءٌ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ كُلٍّ
مِنْ خَالِفِ الذِّي ذَكَرْنَا هُوَ
بَيْتَاهُ وَنَسَأْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ
يُثْبِتَ عَلَى الْإِيمَانِ وَيُخْتِمَ لِنَابَةً وَ
يَعْصِنَا مِنْ أَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْأَرَاءِ
الْمُتَفَرِّقَةِ وَالْمَذَاهِبِ الرُّدِّيَّةِ مُثُلِّ
الْمُشَبِّهَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْجَبْرِيَّةِ
وَالْقُدْرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الَّذِينَ
خَالَقُوا الْجَمَاعَةَ وَخَالَقُوا الْفُلُولَةَ
وَنَحْنُ بِرَاءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ عَنْنَا
ضَلَالٌ ارْدِيَاءُ - وَإِنَّ اللَّهَ الْمُوْفَقُ
وَصَلَى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
آلِهٖ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

اور درود وسلام نازل ہو ہمارے
آقا حضرت محمد صطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر آپ کی اہل پرداز اور آپ کے سب صحابہ
کرام پر۔

اور سب ستائش اللہ تعالیٰ کے لئے
ہے بخوبی جہانوں کا پرد ور دگار ہے۔

اللّٰهُمَّ ثِبْتَنَا عَلٰى دِينِكَ دِينَ الْإِسْلَامِ وَجَعَلْتَنَا هَدَاةً مَهْتَدِينَ
وَاجْعَلْ أَخْرَتَنَا خَيْرًا مِنَ الْأَوَّلِ وَصَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّاءِ
وَسَيِّدِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ صَلِّ اللّٰهُ عَلٰيهِ وَسَلِّمَ اللّٰهُ وَزَوْجِهِ أَمْهَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ يَارَحْمَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

عبد الحمید سوائی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنڈی گھر،
شہر گوجرانوالہ (صوبہ پنجاب) مغربی پاکستان

یوم السبت ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

الحمد لله رب العالمين

○
از

حکیم الامم امام ذی الصمدت ہلوی

۱۱۲ ج ۶



مع اردو ترجمہ



از اختر عبد الحمید سواتی

خادم مدرسه نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْأَئِمَّةِ وَصَاحِبِيِّهِ أَجْمَعِينَ
اَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْفَقِيرُ

إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَاحْدَ الْمَدْعُوِّ
بِعَلَى اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ
أَحْسَنَ اللَّهُ تَعَالَى إِيمَانَ
أَشَهَدُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ حَضَرَ
مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْأَنْسِ
أَنِّي أَعْتَقُدُ مِنْ صَمِيمِ قَلْبِيْ أَنَّ
لِلْعَالَمِ صَانِعًا قَدِيمًا لَمْ يَزَلْ
وَلَا يَزَالُ وَاحِدًا وَجُودُهُ مُمْتَنِعًا
عَدْمُهُ . وَهُوَ الْكِبِيرُ الْمُتَكَالِ
مُتَصِّفًا بِجَمِيعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ
مُنْزَهًا عَنْ بَعِيشَةِ الْمُخْلُوقَاتِ
عَالَمُ لِجَمِيعِ الْمَعْلُومَاتِ قَادِرٌ عَلَى
جَمِيعِ الْمُمْكِنَاتِ - مُرِيدٌ لِجَمِيعِ

اور تمام کامل صفات کے ساتھ متصف
ہے اور زوال اور نقص کی تمام علاقوں
سے پاک اور منزہ ہے وہ تمام مخلوقات
کا خابق ہے اور تمام کائنات کی باتوں
کا جاننے والا ہے اور تمام مخلوقات پر
پوری قدرت رکھتا ہے اور تمام کائنات
کی دایگوار و قیام کا ارادہ کرنے والا ہے
زندہ ہے سنانے اور دیکھنے والا ہے
کوئی چیز اس کے مشاہیر نہیں اور نہ کوئی
چیز اس کی ضد اور مقابلہ ہے اور نہ کوئی
چیز اس کی مثل ہے اور اس کے واحب الوجود
ہونے اور عبادت کے استحقاق اور پیدا کرنے
اور تمدید میں کوئی اس کا شرکیہ نہیں۔
پس عبادت کا استحقاق اس کے سوا کسی کیلئے
نہیں اور عبادت انہما فی درجه کی تغظیم کو
کہا جاتا ہے کسی مریض کو اسکے سوا کوئی
شفا نہیں بخشتا اور نہ کسی کو اس کے سوا

الْكَائِنَاتِ حَيٌّ، سَمِيمٌ، بَصِيرٌ
لَا شَبَهَ لَهُ وَلَا صِدَّلَهُ، فَلَا
نِدَّلَهُ وَلَا مِثْلَ لَهُ، فَلَا
شَرِيكَ لَهُ فِي وَجْهِ الْوُجُودِ
وَلَا إِسْتِحْقَاقُ الْعِبَادَةِ وَلَا
فِي الْخَلْقِ وَالشَّدُّ بِيَرْفَلَا
يَسْتَحِقُ الْعِبَادَةُ إِلَى أَقْصَى
غَايَةِ التَّعْظِيمِ إِلَاهُو، وَلَا
يَشْفِي مَرِيضًا، وَلَا يَسْرُ ذُقُّ
رِزْقًا وَلَا يَكْشِفُ ضُرًّا إِلَّا
هُوَ بِمَعْنَى أَنْ يَقُولُ لِشَيْءٍ كُنْ
فَيَكُونُ لَا بِمَعْنَى التَّسْبِيبُ الْعَادِي
الظَّاهِرِيُّ، كَمَا يُقَالُ شَفَقُ
الْطَّيِّبُ الْمُؤْتَصِّفُ، وَرَازَقُ
الْأَمِيرُ الْجُنْدَ، فَهَذَا عَيْوَةُ
وَإِنْ اشْتَبَهَ فِي الْلَّفْظِ، وَلَا
ظَهِيرَكَنَّا وَلَا يَحْلُّ فِي غَيْرِهِ

وَلَا يَتَحَدُّ بِغَيْرِهِ - وَلَا يَقُومُ بِذَاتِهِ
حَادِثٌ وَلَيْسَ فِي ذَاتِهِ وَلَا
فِي صِفَاتِهِ حُدُودٌ وَإِنَّمَا
الْحُدُودُ فِي تَعْلِقِ الصِّفَاتِ
بِمُتَعَلِّقَاتِهِ حَتَّى يَظْهُرَ الْأَفْعَالُ
وَحَقِيقَتُهُ أَنَّ التَّعْلُقَ أَيْضًا
لَيْسَ بِحَادِثٍ وَلَكِنَّ الْحَادِثَ
هُوَ الْمُتَعَلِّقُ - فَيَظْهُرُ أَحْكَامُ
الْمُتَعَلِّقِ مُتَفَاقًا وَتَائِلَتِ
الْمُتَعَلِّقَاتِ، وَهُوَ بِرِّي عنِ
الْحُدُودِ وَالْتَّجَزِيدِ مِنْ جَمِيعِ
الْوُجُودِ - لَيْسَ بِجَوْهِهِ لَا عَرْضٌ
وَلَا جُسْمٌ وَلَا فِي حَيْزٍ وَجِهَةٍ
وَلَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِهُنَّا وَهُنَّا
وَلَا يَصْطَحِفُ عَلَيْهِ الْحَرْكَةُ وَالْإِسْقَالُ
وَالْتَّبَدُّلُ فِي ذَاتِهِ وَلَا فِي
صِفَاتِهِ - وَلَا الْجَهْلُ وَلَا

الْكِذَبُ، وَهُوَ فُوقَ الْعَوْشِ
كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ وَلِكِنْ لَا
يُمَعْنَى التَّحْيِزُ وَالْجَهَةُ بَلْ لَا يَعْلَمُ
كُنْهُ هَذَا التَّفْوِيقُ وَالْإِسْتِوَاعُ
إِلَّا هُوَ - دَالِرَاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ
مِمَّنْ اتَّابُ اللَّهُ مِنْ لَدُنْهُ عِلْمًا -
الْمُتَعَلِّقَاتِ رَمَامِ كَافَاتِ كِيَاثِيَ اللَّهِ تَعَالَى كِي
سُواهُمْ بُوكَهُمْ اس لَئِنْ اس تَعَالَى كِي احْكَامُ بَحْرِي
مُخْتَلِفُ اورْ مُتَفَاقُوتُ هُوتَهُمْ بِنِ دُورَنَ اللَّهِ تَعَالَى كِي
ذَاتِ اورْ صَفَاتِي مِنْ طَلاقَ كِسِي قَسِمِ كَاحِدُوْتُ نَهِيْسِ
اوْ روْه بَارِي تَعَالَى هَرْ وَجَدَ اوْ هَرْ طَرِيقَ پَرْ حَدُودُ
اوْ تَجَدُّدَ سَبَرِي اوْ پَاكَيْ - اوْ روْه نَهْ جَوْهَرِي
رجوْ كِسِي زَانِي يَا مَكَانِ مِنْ خَوْدَ قَائِمِ هُوتَهُمْ
اوْ نَهْ عَوضَ بَهْ رَدَوْسِرِي چَيْزِي كِي سَاقَهَ قَائِمِ
هُوجِي سِازِنِگِ شَكْلِ وَغَيْرِهِ، اوْ نَهْ وَهَجَسِمَ بَهْ اور
نَهْ كِسِي مَكَانِي يَا جَهَةِ مِنْ بَهْ اوْ نَهْ اسْكِي طَرفِ
يَهَا اورْ وَهَا كِيسَاقَه اسْتَارِهِ كِيَا جَاسَكَتَهِ -

اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفاتیں نہ حرکت کرتا ہے
اور نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے
نہ بدلتا ہے اور اسیں جمل اور کذب بھی روانہ ہیں
یعنی کذب جمل کا صد و رائس سے محال ہے اور وہ
عرش کے اوپر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنے بارہ میں
فوق العرش ہونا بیان کیا ہے لیکن اسکا یہ طلب
نہیں کہ عرش اس کا سکان ہے اور فوق اسکی حیث
ہے بلکہ اسکی فوقيت اور استواء کی حقیقت اسکے
سو اکوئی نہیں جانتا، یا پھر وہ ختنۃ کا علماء جانتے
ہیں جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے علم بدلت عطا فرمایا ہے۔

**وَهُوَ مُرِئٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بِوُجُهِهِنَّ**۔ **أَحَدُهُمَا**
أَنْ يُكْثِفَ عَلَيْهِمْ أَنْكِشَافًا۔
أَلْثَرُ مِنَ الْمُصْدِيقِ يَهُ
عَقْلًاً وَكَانَةُ الرُّؤْيَةُ بِالْبَصَرِ
إِلَّا أَنَّهُ مِنْ غَيْرِ مَوَازِنَاتٍ
وَمُقَابَلَةٌ وَرِجْهَةٌ وَلَوْنٌ وَشَكْلٌ

اس کا قول فرقہ معترض ہے اور دوسرے لوگوں
مشائیعہ وغیرہ نے بھی کیا ہے اور یہاں فی نفسہ
حق اور درست ہے، لیکن انکی غلطی یہ ہے کہ وہ
رویت کا یہی معنی کرتے ہیں یا رویت کو اسی
معنی میں منحصر ہے ہیں جبکہ وجہ سے رویت
بالبصر کا انکار کرتے ہیں، اور دوسرا معنی
رویت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف صوروں
میں انکے سامنے تمثیل ہو جیسا کہ سنت اور
احادیث میں مذکور ہے۔ پس وہ لوگ اپنی تعالیٰ
کو اپنی انکھوں کے ساتھ شکل، صورتہ اور زنگ اور
آنے سامنے کی طرح دیکھیں گے، جیسا کہ خواب
میں واقعہ ہوتا ہے جس کی خبر بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دی ہے جہاں اپنے فرمایا ہے کہ میں نے اپے
رب کو اچھی صورتہ میں دیکھا ہے۔ اسی طرح لوگ
قیامت میں اس کو عیناً یعنی بالکل ظاہر انکھوں سے
دیکھیں گے جس طرح دنیا میں نواب کے اندر
دیکھتے ہیں اور رویت کی یہ ورنوں صورتیں بسی

۸۱

وَهَذَا الْوَجْهُ قَالَ بِهِ الْمُعْتَزِلَةُ
وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ حَقٌْ وَإِنَّمَا خَطَا
هُمْ فِي تَأْوِيلِهِمُ الرُّؤْيَةِ بِهِذَا
الْمَعْنَى أَوْ حَضَرَهُمُ الرُّؤْيَةُ فِي
هَذَا الْمَعْنَى - وَثَانِيُهُمَا - أَنْ
يَقْتَصِلَ لَهُمْ بِصُورٍ كَثِيرَةٍ
كَمَا هُوَ مَذُوْرٌ فِي السُّنْنَةِ
فَيَرَوْنَهُ بِأَبْصَارِهِمُ بِالشَّكْلِ
وَاللَّوْنِ وَالْمَوَاجِهَةِ كَمَا يَقْعُمُ
فِي الْمَنَامِ كَمَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ
قَالَ رَبِّيْتُ رَبِّيْ فِي أَحْسَنِ
صُورَةٍ فَيَرَوْنَ هُنَالِكَ
عِيَانًا مَا يَرَوْنَ فِي الدُّنْيَا
مَنَامًا وَهَذَا إِنَّ الْوُجْهَانِ
نَفْهُمْهُمَا وَنَعْتَقِدُهُمَا وَإِنْ
كَانَ اللَّهُ تَعَالَى لَا وَرَسُولُهُ

آرَادَ بِالرُّؤْيَاةِ غَيْرَهُ مَا فَنَحْنُ
 أَمَّنَا بِمُرَادِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ
 وَإِنْ لَمْ نَعْلَمْ بِعِينِهِ ذَالِكَ
 مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءُ
 لَمْ يَكُنْ وَالْكُفْرُ وَالْمُعَاصِي بَلِقْعَةٌ
 وَإِدَادِتِهِ وَلَا يَرْضَاهُ وَهُوَ
 غَيْرُهُ لَا يَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ فِي
 ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ، وَلَا حَاكِمٌ
 عَلَيْهِ، وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ
 بِإِعْجَابِ غَيْرِهِ، نَعَمْ قَدْ
 يَعِدُ شَيْئًا قَيْضِيًّا بِالْوَعْدِ
 كَمَا وَرَدَ فَهُوَ ضَاصِئٌ عَلَى اللَّهِ
 وَجَمِيعُ اَفْعَالِهِ يَتَضَمَّنُ الْحِكْمَةَ
 وَالْمَصْلِحَةَ اَلْحُكْلِيَّةَ عَلَى مَا
 يَعْلَمُ. وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْأَطْفُلُ
 الْجُزُنِيُّ الْخَاصُّ أَوِ الْأَصْلَحُ
 كَمَا جَبَيْكَ حِدْيَتِ مِنْهُ مِنْهُ دَلَالَةٌ

يُنْسَبُ فِيمَا يَفْعَلُ أَوْ يَحْكُمُ
 هُنَّ كَوْهُ چیزِ اللہ کے ذمہ ہے یا اللہ تعالیٰ
 اس کا ضامن ہے، اور اللہ تعالیٰ کے تماکم
 ای جُوڑاً وَظُلْمٍ يُرَاعِي الْحِكْمَةَ
 فِیْمَا خَلَقَ وَأَمْرَلَ آنَّهُ يَسْتَكْمِلُ
 حکمت اور صلحت کلیہ عمومی صلحت جیسا
 نَفْسَةَ وَصِفَاتَهُ شَيْئٍ۔
 کروہ بہتر جانتا ہے پر مشتمل ہوتے ہیں اور اللہ
 تعالیٰ پر کسی خاص فرد یا خاص جزوی چیز کے بارے
 میں جوبات اصلاح (بہتر بات) ہو واجب نہیں
 (جیسا کہ معترض اور غیرہ کا اعتقاد ہے کہ جو چیز نہ
 کے لئے اصلاح ہو وہ اللہ تعالیٰ پر اجوبہ ہوتی ہے)
 اور کوئی بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبیح نہیں
 ہوتی، اور اللہ تعالیٰ کو اپنے کاموں میں اپنے فیصلوں
 میں ظلم اور زانصافی کی طرف منسوب نہیں کیا
 جا سکتا (اللہ تعالیٰ کسی ظلم اور زانصافی نہیں
 کرتا)، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے یا جو حکم دیا
 ہے اس میں حکمت کی رعایت فرمائی ہے لیکن
 اس کا یہ طلب نہیں کیا وہ اپنی ذات و صفات میں
 کسی شےٰ سے تکمیل حاصل کرتا ہے حکمت کی
 رعایت سے اسکی ذات یا صفات میں کچھ کمال پیدا ہو سائیں

وَأَنْ يَكُونَ لَهُ حَاجَةٌ وَغَرَضٌ
فَإِنْ ذَلِكَ ضُعْفٌ وَقُبْحٌ
لَا حَالَمَ سِوَاهُ فَلَيْسَ لِلْعُقْلِ
حُكْمٌ فِي حُسْنِ الْأَشْيَا وَقُبْحِهَا
وَكُونَ الْفِعْلُ سَبِيلَ اللَّتْوَابِ
وَالْعِقَابِ وَإِنَّمَا حُسْنُ الْأَشْيَا
وَقُبْحُهَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَحْكِيمِهِ
وَتَكْلِيفِهِ لِلنَّاسِ فَمِنْهَا مَا
يُدِرِكُ الْعَقْلُ وَجْهَهُ وَ
مَصْلِحَتَهُ وَمُنَاسِبَتَهُ لِلتَّوَابِ
وَالْعِقَابِ وَمِنْهَا مَا لَا يُدِرِكُهُ
إِلَّا بِأَخْبَارِ الرَّسُولِ عَنِ اللَّهِ
تَعَالَى وَكُلُّ صِفَةٍ مِنْ صِفَاتِهِ
وَاحِدَةٌ بِالذَّاتِ غَيْرُ
مُتَنَاهِيَةٌ بِمَحْسِبِ التَّعْلِقِ
وَالتَّجَدُّدِ اِسْتَهْوِيَ فِي الْمُتَعْلِقِ
بِالْمُعْنَى الْمَذَكُورِ - وَلِلَّهِ تَعَالَى

کر سکتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے رسول خدا تعالیٰ کی طرف سے بسلانہ دیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر کیک صفت اپنی حقیقت اصلیت کے اعتبار سے واحد ہے، اور باعتبار اعلقات کے بغیر متناہی اور یہ انتہا ہے۔ اور حدود و تحدود اس صفت میں نہیں بلکہ اس چیز ممکن و حادث اشیاء میں ہوتا ہے جس کے ساتھ اس صفت کا تعلق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ملائکہ میں جو عالم بالا میں رہتے ہیں، اور وہ مقرب بارگاہ ہیں اور کچھ دوسرے ملائکہ ہیں جو لوگوں کے اعمال کے لکھنے اور ان کی حفاظت پر مقرر ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو بندوں کی مہلک خطرات سے اور بلاکتوں سے حفاظت کرتے ہیں اور کچھ دعوت الی الخیر دیتے ہیں اور بندوں کی طرف اچھے خیالات دلتے رہتے ہیں اور ان میں سے ہر کیک ایک مقام اور ٹھکانا مقرر ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہے اکل نافرمانی نہیں

مَلَائِكَةُ عُلُوِّيُّونَ مَقْرَبُونَ
وَمَلَائِكَةُ مُؤْكَلُونَ عَلَى
كِتَابَةِ الْأَعْمَالِ وَحِفْظِ الْعَبْدِ
عَنِ الْمَهَا لِلَّهِ وَالدَّعْوَةِ
إِلَى الْخَيْرِ، وَيَلِمُّونَ بِالْعَبْدِ
لِمَّا ظَهَرَ الْخَيْرٌ، يُكَلِّ فَاحِدِ مَقَامٍ
مَعْلُومٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا
أَمْرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
يُؤْمِرُونَ -

کرتے اور جو حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل میں سرگرم رہتے ہیں۔

وَمِنْ خَلْقِ اللَّهِ الشَّيَاطِينُ،
لَهُمْ لِمَةٌ بِابْنِ آدَمَ
وَالْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ أَوْحَى
اللَّهُ بِهِ إِلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
كَانَ لِشَرِّيْرٍ أَنْ يُؤْكِلَهُ اللَّهُ
إِلَّا وَجِيْبًا وَمِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
أَوْ يُؤْسِلَ رَسُولًا فِي وَحْيٍ
بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ فَهَذَا حَقِيقَةٌ
الْوَحْيٌ وَلَا يَجُودُ بِالْحَقَّ فِي
آشْيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ
فَيَسْوَفُ الْأَطْلَاقُ عَلَى
الشَّرْدُوعِ۔

اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں شیاطین بھی ہیں جن کا کام یہ ہے کہ انسانوں میں بُرے خیالات اور سو سے دالتے رہتے ہیں اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کافران بہے لاورہ زخرف آیت، اہ ”کہ کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اس سے کلام پر دہ، یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ جو پیغام اللہ تعالیٰ کو منتظر ہو وہ فرشتہ اس کے حکم سے پہنچا دے، اور یہی وحی کی حقیقت ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک و اسکی صفات میں الحاق (زیادتی) جائز نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفتتوں کے ساتھ دوسرے

اسماء اور صفات اپنی طرف سے بڑھائے جائیں) لہذا اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کے اطلاق میں شریعت پر توقف کرنا چاہیئے بخواہم اور صفت شریعت میں وارد ہواں کا اطلاق درست ہو گا۔ درست درست نہ ہو گا۔

اور قیامت کے دن جسم کے ساتھ زندہ ہونا جو ہے جس میں لوگوں کے اجسام جمع کئے جائیں گے اور جس میں جسموں میں روحوں کو لوایا جائیگا اور یہاں وہی ابلان ہونگے جو دنیا میں تھے۔ اور شریعت اور عرف یہ جنکو ابلان سمجھا جاتا ہے اگرچہ ان میں قامت کی درازی یا کوتا ہی ہو، جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔ کافر کا دانت احمد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ یا وہ اجسام لطیف خلوصت اور پاکیزہ ہوں جیسا کہ حدیث میں بحث کے بارہ میں آیا ہے اسکی شمالی سی ہے بطرح چھوٹا بچہ جو یعنی وہی ہوتا ہے جو کوئی وقت جوان اور دوسرے وقت پورا ہو جاتا ہے چاہے اسکے اجزاء ابدان میں نہ امر تمہرہ سے بھی زیادہ بدیلی

وَالْمَعَادُ فِي جُسْمَنَا نِيْحَقٌ
يُحْشَرُ الْأَجْسَادُ وَيُعَادُ
فِيهَا الْأَرْوَاحُ، وَتَكُونُ
الْأَبْدَانُ تِلْكَ أَكْبَرُ
كَانَتْ شَرْعًا وَعُرْفًا
وَإِنْ طَالَتْ أَوْ قَصُّرَتْ
كَمَا وَدَأَتْ صِرْسَ الْكَافِرِ
مِثْلُ أَحْدِيْـ ا وَكَانَتْ
أَنْطَفُ مِنْهَا كَمَا وَدَدِيْـ
صِفَةٌ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَذَلِيلٌ كَمَا أَنَّ الصَّيْـ
هُوَ أَذْيَـ يَشِيبُ وَ

لَيُشَبِّهُ وَإِنْ تَبَدَّلَتْ
الْأَجْزَاءُ فِيهِ الْفَمَرَّةُ
وَالْمُجَازَاتُ وَالْمُحَاسَبَاتُ
وَالصِّرَاطُ وَالْمِيزَانُ حَقُّ
وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقُّ وَهُما
مَخْلُوقُ قَتَانِ الْيَوْمِ۔

کیوں نہ واقع ہوئی ہو دیکھنے ہوتا وہی ہے)

اور اعمال کی جزاء اور حساب اور پیغاط اور میران برحق ہے اور حبّت اور دوزخ حق ہیں۔ اور یہ اس وقت مخلوق ہیں ریه بات نہیں کہ ان کو قیامت میں پیدا کیا جائیگا جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں بلکہ فی الوقت موجود ہیں)۔

وَلَمْ يَصِرْ حَنْصٌ بِتَعْيِينٍ اور کسی شخص نے ان کا محل اور مکان متعین نہیں
مَكَانٍ لِهِمَا بَلْ هُمَّا حَيْثُ، کیا بلکہ دنوں وہاں میں جہاں اللہ تعالیٰ لے چاہے۔
شَاءَ اللَّهُ إِذْ لَا إِحَاطَةً کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اور جہانوں کا
لَنَا بِخَلْقِ اللَّهِ دُعَوَ الْمِلَدَ۔ احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَلَا يَخْلُدُ الْمُسِلِمُ صَاحِبِي اور کسی مسلمان کو جس سے کمیرہ سرزد ہوا ہو تو میشہ دوزخ
الْكَبِيرَةِ فِي النَّارِ وَ هُنَّ میں نہیں رکھا جائیگا اور سبات کو اللہ تعالیٰ نے
الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ قرآن کریم سورۃ نساء آیت ۴۳) میں اس طرح
تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تَنْهَوْنَ فرمایا ہے کہ سجن کا مول ستم کو منع کیا جا رہا ہے
عَنْهُ وَنَكْفِرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ اگر تم ان ممنوعات میں سے جو بڑے بڑے گناہ
يَعْنِي بِالصَّلَاةِ وَالْكُفَّارَاتِ ہیں ان سے بچتے رہو گے تو ہم تمہارے چھوٹے

چھوڑھصورم سے زامل کر دیں گے، یعنی نماز اور دیگر کفارات کی وجہ سے۔ اور یہ بات جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیرے گناہوں کو معاف کرے لیکن اللہ تعالیٰ کے افعال دنیا اور آخرت میں دو طرح ہیں۔ ایک یہ کہ دستور اور عادت کے مطابق واقع ہوں اور دوسرا یہ کہ عادت اور دستور کے خلاف ہے، جو شخص بھیرہ گناہ کا مرکب ہو اور بلا توبہ مرجائے اس کو معاف کرونا جائز ہے لیکن یہ بات عادت اور دستور کے خلاف ہے۔ اور اسی طرح حقوق انسان کو معاف فرم دینا بھی جائز ہے مگر عادت و دستور کے بطریق خرق العوائد۔ خلاف ہے۔ اور یہی تطبیق ہے ان متعارض نصوص میں جو بظاہر ایک دوسرے سے متعارض معلوم ہوتی ہے۔ اور شفاعة حق ہے اس کے لئے حق میں اذن لہ الرَّحْمَنُ جس کے بارہ میں خدا نے رحمن اجازت

وَالْعَفْوُ عَنِ الْكَبَائِرِ جَاءَتْ
عَبِرَانَ أَفْعَالَ اللَّهِ تَعَالَى لِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَى
وَجْهِنَّمْ مُوَافِقًا لِسُنْنَةِ اللَّهِ
وَكَمَا ظَنَّ عَلَى سَيِّئِ الْخُرُقِ
الْعَوَادِيدِ وَعَفْوُ الْكَبَائِرِ
عَمَّنْ مَاتَ بَلَا تَوْبَةً
جَاءَتْ مِنْ بَابِ خُرُقِ الْعَوَادِيدِ۔

وَشَفَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ
مِنْ أُمَّتِهِ حَقٌّ وَهُوَ مُشْفَعٌ
وَحَيْثُ وَقَعَ نَفِيُ الشَّفَاعَةِ
فَالْمُرَادُ مِنْهَا الشَّفَاعَةُ الَّتِي
تَكُونُ بَعِيرًا ذِنَ اللَّهِ تَعَالَى
وَرَضَايَهُ .

وَعَذَابُ الْقَبْرِ لِلْفَاسِقِ
وَتَنْعِيمَةُ الْمُؤْمِنِ حَقٌّ و
سَوْالُ الْمُنْكَرُ وَالْنَّكِيرُ حَقٌّ، و
بَعْثَةُ الرَّسُولِ إِلَى الْخَلْقِ حَقٌّ،
وَتَكْلِيفُ اللَّهِ عِبَادَةُ الْأَمْرِ
وَالنَّهْيُ عَلَى الْسُّنْنَةِ الرَّسُولِ
حَقٌّ، وَهُمْ مُتَيَّزُونَ بِامْرُورِ
لَا تُوجَدُ فِي عَيْرِهِمْ عَلَى سَبِيلِ
الْاجْتِمَاعِ، تَدْلُلُ عَلَى كُوْنِهِمْ

آن بیان

مِنْهَا حَرْقُ الْعَوَادِلَهُمْ
وَمِنْهَا سَلَامَةُ قُطْرِنَهُمْ وَ
كَمَالُ أَخْلَاقِهِمْ وَغَيْرَ
ذَالِكَ .

وَالآنْبِيَاءُ مَعْصُوْ مُؤْنَهُنَّ
الْكُفَّارُ وَتَعْمِدُ الْكَبَائِرُ وَالْأَصْرَارُ
عَلَى الصَّغَائِرِ . يَعْصِمُهُمُ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا بِوْجُوهٍ ثَلَاثَةٍ .

تکاپل دینا برحق ہے اور یہ انبیاء
نے ہم السلام چند بالوں کے ساتھ ممتاز
ہوتے ہیں یہ باتیں اکٹھی دوسرے
لوگوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اور یہ
باتیں اس کا ثبوت ہوتی ہیں کہ یہ
انبیاء ہیں۔

آن میں سے ایک خرق عادت (بعجزات)
کا ان سے ظاہر ہونا۔ اور ان بالوں
میں یہ بھی ہے کہ ان کی فطرت سلیمانی ہوتی
ہے اور ان کے اخلاق کا مل درجہ کے
ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی
بہت سی باتیں ہیں جو انبیاء علیہم السلام
میں پائی جاتی ہیں۔

او تمام انبیاء علیہم السلام کے فرشتک
اور عمد اگناہ کبیرہ سے اور صفات پر
اصرار کرنے سے معصوم اور پاک ہوتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بجا تا اور معصوم

اَحَدُهَا اَنْ يَخْلُقُهُمْ فِي سَلَامَةٍ
الْفُطْرَةِ وَكَمَالِ اِعْتِدَالٍ
الْاَخْلَاقِ، فَلَا يَرُغُّبُونَ فِي
الْمَعَاصِي بَلْ يَكُونُونَ مُنْتَقِرِينَ
عَنْهَا۔

رَحْقَاتٌ بَيْنَ طَرِيقَيْنَ سَيِّدَيْنَا
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ
الثَّبِيْرِيْنَ لَا نَبَيْ بَعْدَهُ - وَ
دَعْوَةُهُ عَامَّةٌ لِجَمِيعِ الْاِنْسِ
وَالْجِنِّ، وَهُوَ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ
بِهِذِهِ الْخَاصَّةِ وَبِخَواصِّ اُخْرَى
نَحْوِ هَذِهِ -

وَثَانِيَهَا اَنْ تُؤْحِي إِلَيْهِمْ
اَنَّ الْمَعَاصِي يَعَاقِبُ عَلَيْهَا
وَالْطَّاعَاتِ يُثَابُ عَلَيْهَا
فَيَكُونُ ذَالِكَ رَادِعًا عَنِ الْمَعَاصِي۔

وَ ثَالِثُهَا اَنْ تَحْوِلَ اللَّهَ تَعَالَى
بِيُنْتَهِمْ وَبَيْنَ الْمَعَاصِي بِاِحْدَاثِ
لِطِيقَةٍ غَيْرِيَّةٍ كَظُهُورِ صُورَةِ
يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَاصِيَا
عَلَى اِصْبَعِهِ فِي قَصَّةِ يُوسُفَ

میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت کاظاہر ہونا، انکھی کو دانتوں سے دبائے ہوئے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبییین ہیں آپ کے بعد کوئی نہیں (آپ کے بعد کسی کوئی نہیں بنایا جائیگا) آپ پرانی مرتبہ کو ختم کر دیا گیا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا قُتْمَمِ بَنِ التَّبِيْرِيْنَ کہ مجھ پر نبیوں کو ختم کر دیا گیا ہے، اور آپ کی دعوت تمام جن و انس کے لئے عام ہے اور انہفت صلی اللہ علیہ وسلم اس خصوصیت کی بنیا پر اور اس کے علاوہ دیگر خصوصیت کی وجہ سے تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

اور اولیا کرام کی کرامات برحق ہیں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ان کرامتوں کے ساتھ نوازتا ہے اور اپنی حمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے

وَكَرَامَاتُ الْأَوْلَيَاءِ وَهُمْ
مُؤْمِنُونَ الْعَارِفُونَ بِاللَّهِ
تَعَالَى وَصِفَاتِهِ الْمُحْسِنُونَ فِي
إِيمَانِهِمْ حَقٌّ يُكَوِّفُمُ اللَّهُ بِهَا

مَنْ يَشَاءُ وَيَخْصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ شُرِيدَ.

او را ولیا دان مُؤمنوں کو کہا جاتا ہے
جو اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کی معرفت
کھٹکے ہیں اور ایمان میں بختیگی اور مضبوطی
کے ساتھ نیکیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔

اور ہم جنت اور بہتری کی گواہی دیتے
ہیں عشرہ بشیرہ کے حق میں رعنی حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دو صحابہ حسن کو
آپ نے ایک ہی مجلس میں بہشت کی
بشارت سنائی تھی خلفاء اربعہ،
سعید، سعد، طلحہ، زبیر، ابو عبیدۃ ابن
جلح، عبد الرحمن بن عوفؓ اسی طرح
اُبّم حضرت فاطمہؓ اور ام المؤمنین عدیۃؓ
اور ام المؤمنین عائشہؓ صدیقہؓ اور حسنؓ
او حسینؓ کے حق میں بھی جنت کی گواہی
دیتے ہیں۔

اور ہم ان کی تنظیم و توقیر کرتے ہیں اور
اسلام میں ان کے عظیم مرتبہ کا اعتراف
مَحَلُّهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَكَذَالِكَ

کرتے ہیں اور اسی طرح اہل بدرا اور اہل
بیعتہ الرضوان کے حق میں بھی بہتری
اور بہشت کی گواہی دیتے ہیں۔

اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیقؓ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام برحق
ہیں ان کے بعد حضرت عمرؓ ان کے بعد
حضرت عثمانؓ ان کے بعد حضرت علیؓ
اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

ان چاروں بزرگوں کے زمانہ تک
خلافت راشدہ ختم ہو گئی۔ ان کے
بعد جو خلافاء ہوئے ہیں وہ باشاد
تھے۔ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
سب لوگوں سے افضل ہیں پھر
ان کے بعد فضیلت میں حضرت عمرؓ کا مرتبہ
ہے اور ان بزرگوں کے افضل ہونے
کا معنی نہیں کہ تیزام وجوہ سے دور ہوں

اَهْلُ الْبَدْرِ وَأَهْلَ بَيْعَتِ
الرِّضْوَانِ۔

وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِيقُ أَمَامُ
حَقٍّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُمَرَ
ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ثُمَّ تَمَتِ الْخَلَافَةُ وَبَعْدَهَا
مَلِكٌ عَضُوضٌ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَفْضَلُ النَّاسِ
بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ عُمَرَ
وَلَا نَعْنُى إِلَّا فُضَّلِيَّةً مِنْ
جَمِيعِ الْوَجْوَبِ حَتَّى يَعْمَلَ
النَّسَبَ وَالشُّجَاعَةَ وَالْقُوَّةَ
وَالْعِلْمَ وَأَمْتَالَهَا۔ بَلْ هِيَ
عَظِيمٌ نَفْحِهِ فِي الْإِسْلَامِ

کی بہتر تدبیریں کرنے میں بہت کمال
حاصل تھا۔

* اور تمام صحابہ کے بارہ میں ہم اپنی
زبانوں کو روکتے ہیں اور رسول نے
بھلائی اور خیر کے ان کا ذکر نہیں کرتے
لیکن ان پر کسی فرم کی تقید و برج نہیں
کرتے، وہ دین میں ہمارے مقتدا اور
پیشوادیں، صحابہ کو گالی دینی حرام ہے
اور ان کی تعظیم و احتجاب ہے اور ہم
اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے
ہیں جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو
جس سے خدا تعالیٰ مصانع قادر المختار کی
نفی ہو۔ یا غیر اللہ کی عبادت کرے،
بامعاواد اور قیامت کا انکار کرے یا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرے یا
دوسری ضروریات دین کا انکار کرے
ضروریات دین میں کسی ایک چیز۔

وَنَكْفُفُ الْسِّنَنَةَا عَنْ ذَكْرِ
الصَّحَابَةِ إِلَّا بِخَيْرٍ وَهُمْ
أَئْمَانُنَا وَقَادِنَا فِي الدِّينِ.
وَسُبْطُهُمْ حَرَامٌ وَتَعْظِيمُهُمْ
دَاجِبٌ وَلَا نُكَفِّرُ أَهَدَاءِنُ
أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا بِمَا فِيهِ مِنْ
نَّفْيِ الصَّانِعِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ
وَعِبَادَةٌ غَيْرِ اللَّهِ أَوْ إِنْخَارِ
الْمَعَادِ وَالثَّبَّتِ وَسَائِرِ ضَرُورَيَاتِ
الَّدِينِ۔

سے فضل میں حصی کر نسب اشاعت
قوۂ علم اور اس جیسے دیگر امور میں
ممکن ہے کہ بعض دوسرے صحابہ
فضل ہوں، بلکہ ان بزرگوں کے فضل
ہونے کا یہ معنی ہے کہ اسلام میں
ان سے جو نوع عظیم ہوا ہے وہ دوسرے
سے نہیں ہوا، پس امیر تو مصلی میراً نجفہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ابو بکر رضا عمرہ
آپ کے دو وزیر ہیں۔ انہوں نے
حق کی اشاعت میں بہت بالغہ
سے کام لیا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی وجوہتیں ہیں، ایک
جهت اللہ تعالیٰ سے اخذ کرنے
کی ہے اور دوسری جہت مخلوق کو
دینے کی ہے۔ اور ان دونوں بزرگوں
(شیخین) کو خلق خدا کی ہدایت میں
اور لوگوں کو جمع کرنے میں اور جہاد

کا انکار یا ان کی غلط تاویل کرنے سے
کافر ہو گیا۔

اور امر بالمعروف و النهى
عن المنکر واجب و شرطہ
بننا ہونے کا خطرہ ہوا اور قبول
کرنے کا گمان ہو۔

رام وی اللہ والہومی فرماتے ہیں، یہ
میرا عقیدہ ہے اسی کے ساتھیں اللہ
تعالیٰ کی اطاعت فرمانبرداری کرتا ہوں،
ظاہر اور باطن اور اول آخر ظاہر باطن
میں سب تالش اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

اسے اللہ میرا حشر بھی ان لوگوں کے گروہ میں
غراجوں کی ہمیں اللہ علیہ السلام کے ساتھ ایمان
لائیاں گے کا اتباع کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ
کی حرمت نازل ہوا سکل مخلوق میں سب سے
بہترستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور

ایکی آل اور تمام صاحب اور انکے اتباع پر اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر جنم کرنے والا ہے:

دَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهَا
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبٌ وَ شَرُطٌ
أَنْ لَا يُؤَدَّى إِلَى الْفِتْنَةِ وَ
أَنْ يُنَظَّمَ قُبُولُهُ۔

فَهَذِهِ عَقِيْدَتِيْ دَادِيْنِ اللَّهِ
تَعَالَى بِهَا ظَاهِرًا وَ بِاَطِنَّا وَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ اَوَّلًا وَ اَخْرَى ظَاهِرًا وَ
بِاَطِنَّا۔

اللَّهُمَّ احْشُرْنِي زُمْرَةَ اَتَبَاعِ
الَّذِينَ اَمْنَوْا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَمِيرِ خَلْقِهِ وَ اِلَهِ
وَ صَحْبِهِ وَ مَنْ تَبَعَهُمْ اَجْمَعِينَ
وَ هُوَ اَحْمَمُ السَّرَّاجِيْنَ ۝

دلیل المسنون

مصطفیٰ مولانا احمد الدین حبیب گویی
(تلیفیہ حضرت مولانا شاہ محمد الحسن محدث دہلوی)
مع ارد و ترجمہ

الضارح الموثقین

از مولانا عبدالحید سواتی باقی مدرسہ نصرۃ العلوم

شک اور اس کی مختلف قسمیں اور اس کی کثیر الوقوع صورتیں جو عام طور پر
انسانی سوسائٹی میں پائی جاتی ہیں، ان پر بڑھے اپنے طریق سے بحث کی گئی ہے، اور
ہر ایک بات کی دلیل قرآنی آیات، احادیث نبویہ، قول فعل صحابہ کرام، ائمۃ
مجتہدین کے اقوال اور سلف صالحین کے مسلمہ اصولوں کی روشنی میں کی گئی ہے
ایک سو تینتیس سال کے بعد یہ اہم قلمی کتاب پہلی دفعہ مدرسہ نصرۃ العلوم کی طرف
سے زیور طباعت سے آ راستہ ہوا۔ بلا تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس کتاب
کے پڑھنے سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انشا اللہ العزیز

ناشر ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم

کوچرانوالہ

AT-1046

حکایاتِ شیخ الاسلام

یہ کتاب پہلی بار شائع ہو کر منظوظ اپریگیٹ ہے جس میں شیخ العرب و الحجہ مولانا
حسن احمد مردی کے صدارتی خطبات جمع کیے گئے ہیں جو جمیعتہ علماء ہند کے مختلف
احوال سوال میں پیش کیے گئے تھے۔

مقدمہ

از بخوبی موصوفی عجده الحمید سواتی مدظلہ بانی مدرسة نشر العلوم

قیمت : رامہ روپے

toobaa-elibrary.blogspot.com

طوبی ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفرنامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com